WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
25 مئی 2025
SUNDAY
25 MAY -2025

صفحہ 08
والدہ کی موت نے میری ذات کا ہر پہلو بدل دیا، نکول کڈمین

صفحہ 08
میتھیوز جون میں ٹیسٹ سے ریٹائرمنٹ لے لیں گے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 122 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

متاثرین کی فوری بازآبادکاری کیلئے فوری اقدامات کی ضرورت

پاکستانی گولہ باری سے پونچھ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔طارق قرہ

سرینگر،، 24 مئی،،یو این آئی،،جموں کشمیر پردیش کانگریس کے صدر طارق حمید قرہ نے راہل گاندھی کے ساتھ پونچھ کے دورہ کے دوران بتایا کہ پاکستانی گولہ باری کا سب سے زیادہ نقصان پونچھ میں ہوا ہے۔انہوں نے بتایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ (پاکستان) آگے کیا کرسکتا ہے، اس لیے سیکیورٹی فورسز کو چوکنا رہنا ہوگا۔وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر پردیش کانگریس کمیٹی (جے کے پی سی سی) کے صدر طارق حمید قرہ نے ہفتہ کے روز کہا کہ مرکز کے زیرانتظام علاقہ میں پونچھ ضلع پاکستان کی حالیہ سرحد پار گولہ باری سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔وائس آف انڈیا کے مطابق طارق قرہ نے یہ بھی کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی متاثرہ لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے وہاں کا دورہ کررہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ پاکستانی گولہ باری سے پونچھ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔راہول گاندھی یہاں آنے والے پہلے قومی رہنما ہیں/103

’ترقی یافتہ ریاستیں، ترقی یافتہ بھارت 2027‘ خیالیہ کیساتھ نیتی آیوگ کی 10ویں گورننگ کونسل میٹنگ

مرکز اور ریاستیں ملکر کام کریں تو کوئی ہدف ناممکن نہیں

ریاستی حکومتوں کو اپنی ریاست میں عالمی معیار کے مطابق کم ازکم ایک سیاحتی مقام تیار کرنا چاہیے: وزیراعظم مودی

سری نگر،،۲۴، مئی،، جے کے این ایس،،وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو نیتی آیوگ کی 10ویں گورننگ کونسل میٹنگ میں کہا کہ اگر مرکزی اور ریاستی حکومتیں مل کر کام کریں تو کوئی ہدف ناممکن نہیں ہے۔جے کے این ایس مانٹرینگ ڈیسک کے مطابق وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں ہفتہ کو نئی دہلی میں نیتی آیوگ کی 10ویں گورننگ کونسل میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں 4 سینئر مرکزی وزراء بشمول وزیرخزانہ نرملا سیتارمن، وزیرداخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، روڈ ٹرانسپورٹ کے وزیرنتن گاڈکری، نیتی آیوگ کے وائس چیئرمین اور تمام

ریاستوں ومرکزی زیرانتظام علاقوں کے وزرائے اعلیٰ نے شرکت کی۔ یہ آپریشن سندور کے بعد وزیراعظم مودی کی وزرائے اعلیٰ کیساتھ پہلی میٹنگ تھی۔ نیتی آیوگ کی 10ویں گورننگ کونسل میٹنگ مرکزی تھیم یا خیالیہ ’ترقی یافتہ ریاستیں، ترقی یافتہ بھارت 2027‘ کے تحت ہوئی/102

175 ڈی ایس پیز کو سلیکشن گریڈ میں ترقی

سرینگر،، 24 مئی،،یو این آئی،،حکومت نے پولیس محکمے میں بڑے پیمانے پر ترقیوں کا اعلان کرتے ہوئے 175 ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس آف پولیس (ڈی ایس پی) کو سلیکشن گریڈ میں شامل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔سلیکشن گریڈ میں شامل ہونے والے افسران میں نیلوفر بشیر، ہریش چودھری، اجے جموال، لطیف احمد خان، فیضان علی، روہت کمار، محمد اشرف، ایشان گپتا، محمد انظر، فرحہ نشاط، نیلوا انگمو، پرم ویر سنگھ، نثار احمد بخشی، ظہور احمد، تلک راج بھردواج، فاروق حسین شاہ، ہمت سنگھ، طارق احمد ٹاک، بشیر احمد شاہ، اعجاز احمد شاہ، سریندر کھڈیا، شبیر احمد، شمس الدین پرے، عبدالرشید میر، نثار حسین ڈار، عبد الحمید ڈار، فاروق حسن میر، انروپ شرما،/101

سکینہ ایتو نے ڈی ایچ پورہ میں معذور افراد میں مصنوعی ایڈز، معاون آلات تقسیم کئے

کلگام،،رانفو،،وزیر برائے سماجی بہبود، تعلیم اور صحت اور میڈیکل ایجوکیشن سکینہ ایتو نے کہا کہ معاشرے کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود مسٹر عمر عبداللہ کی قیادت والی موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ان باتوں کا اظہار وزیر نے ضلع کلگام کے ڈی ایچ پورہ حلقہ میں معذور افراد میں مصنوعی امداد اور معاون آلات تقسیم کرنے کے بعد لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے عمر عبداللہ کی زیر قیادت حکومت کے معاشرے کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود کیلئے وابستگی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاشرے کے پچھڑے اور پسماندہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مدد فراہم کرنے کیلئے حکومت نے پہلے ہی سماجی بہبود کی مختلف اسکیموں کے تحت پینشن میں اضافہ کیا ہے۔منشیات کی لعنت کے بڑھتے ہوئے خطرات پر بات کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ان دنوں معاشرے میں منشیات کی لت ایک سنگین تشویش ہے۔انہوں نے اسٹیک ہولڈرز سے اپیل کی کہ وہ اس لعنت کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے اپنا رول ادا کریں۔محترمہ سکینہ نے کہا کہ منشیات کی لت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کیلئے ہمارے نوجوانوں اور آنے والی نسل کی حفاظت کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشترکہ کارروائی کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام میں مقامی باشندوں، عہدیداروں اور مستفید افراد کی طرف سے شرکت کا مشاہدہ کیا گیا جنہوں نے حکومت کی طرف سے مسلسل حمایت اور رسائی کیلئے اظہار تشکر کیا۔سکینہ ایتو نے ڈی ایچ پورہ میں/104

کشمیر میں جاری ہیڈ ویو میں قدرے کمی کئی علاقوں میں بارشوں کے ساتھ ساتھ ژالہ باری

سرینگر،،کے این ایس،، 24 مئی،،کشمیر وادی میں گزشتہ کئی روز سے جاری شدید گرمی سے سنیچر کے روز لوگوں کو قدرے راحت نصیب ہوئی ہے۔اس دوران ہفتے کے صبح سے وادی میں بادل چھائے تھے جبکہ اس دوران یہاں بعد دوپہر کچھ علاقوں میں تیز ہواؤں کے علاوہ بارشیں اور ژالہ باری ہوئی ہے جس کی وجہ سے گرمی تھوڑی بہت کمی واقعہ ہوئی تاہم فصلوں کو تیز آندھی اور ژالہ باری سے شدید نقصان پہنچا ہے۔کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق محکمہ موسمیات نے پہلے صبح ہی اس بات کی اطلاع دی تھی کہ کشمیر میں ہفتہ سے/105

4دنوں کی گولہ باری، میزائلوں اور ڈرون حملوں میں 28 شہری ہلاک، 70 دیگر زخمی

راہول گاندھی کی گولہ باری متاثرین کیساتھ ملاقات

جانی و مالی نقصان بڑا سانحہ قرار، متاثرین کی حالت زار کو قومی سطح پر اُجاگر کرنے کا عہد

پونچھ،،۲۴، مئی،، جے کے این ایس،،لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر اور کانگریس کے سینئر رہنما راہول گاندھی نے ہفتہ کے روز پونچھ میں پاکستانی فوج کی طرف سے گولہ باری کے متاثرین سے ملاقات کی۔انہوں نے گولی باری سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کو بڑا سانحہ قرار دیتے ہوئے متاثرین کی حالت زار کو قومی سطح پر/106

ترابوز محفوظ، ملاوٹ کے خدشات ختم

فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کی لیبارٹری رپورٹ منظر عام پر

سرینگر،، 24 مئی،،ٹی ای این،،جموں و کشمیر کے ڈرگ اینڈ فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ نے تصدیق کی ہے کہ سری نگر کے بازاروں میں فروخت ہونے والے تربوز استعمال کے لیے محفوظ ہیں، جس سے مصنوعی رنگ اور کیڑے مار دوا سے آلودگی کے خدشات دور ہوتے ہیں۔یہ یقین دہانی فوڈ ٹیسٹنگ لیبارٹری، سری نگر کی طرف سے ایک وائرل ویڈیو کی وجہ سے پیدا ہونے والی عوامی تشویش کے جواب میں جامع جانچ کے بعد سامنے آئی ہے۔پچھلے ہفتے،/110

سینئر صحافی اور مدیر اعلیٰ ایشین میل رشید راہل کو سخت صدمہ

حادثے میں زخمی والدہ رحمت حق

صحافتی، سیاسی، سماجی، ادبی اور مذہبی حلقوں کا اظہار رنج وغم

سرینگر،،۲۴، مئی،، جے کے این ایس،،سینئر صحافی اور روزنامہ ’ایشین میل‘ کے مدیر اعلیٰ رشید راہل اسوقت سخت صدمے سے دوچار ہوئے، جب جمعہ کو ایک سڑک حادثے میں شدید زخمی ہوئی اُن کی والدہ ہفتہ کی صبح SKIMS صورہ میں زندگی کی جنگ ہار گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔صحافتی برادری کے علاوہ سیاسی، سماجی، ادبی اور مذہبی حلقوں نے سینئر صحافی کی والدہ کے انتقال پُرملال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے جملہ سوگواران کیساتھ تعزیت اور ہمدردی ظاہر کی۔ جے کے این ایس کو معلوم ہوا کہ سینئر صحافی رشید راہل کی والدہ کو جمعہ کے روز پاندچھ نوے فٹ کے مقام پر ایک نجی گاڑی نے رشید راہل کی والدہ کو ٹکر ماردی، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگئیں۔ انہیں فوری طور پر صورہ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ سرینگر منتقل کیا گیا، جہاں وہ رات بھر/109

چیف سیکرٹری نے ایس ایل ایس سی میٹنگ کی صدارت کی

پی ایم کے ایس وائی کے تحت واٹرشیڈ ڈیولپمنٹ کیلئے 75.80 کروڑ روپے کی منظوری دی

سرینگر،،رانفو،،چیف سیکرٹری مسٹر اٹل ڈولو کی صدارت میں سٹیٹ لیول سینکشننگ کمیٹی (ایس ایل ایس سی) کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پردھان منتری کرشی سنچائی یوجنا (پی ایم کے ایس وائی) کے تحت واٹر شیڈ ڈیولپمنٹ کمپونینٹ (ڈبلیو ڈی سی) کیلئے 75.80 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی۔ یہ میٹنگ سال 2025-26 کے سالانہ ایکشن پلان کا جائزہ لینے کے علاوہ اسکیم کے نفاذ کا جائزہ لینے کیلئے منعقد کی گئی تھی۔ میٹنگ میں پرنسپل سیکرٹری فائنانس، سیکرٹری آر ڈی ڈی، جے ایس ڈی، پی ڈبلیو ڈی، محصول کے نمائندے اور دیگر متعلقہ افسران/108

ملک میں کووڈ کے معاملات بڑھنے لگے

مہاراشٹر میں 24 گھنٹوں کے اندر 45 نئے کیسز سے خوف،

گجرات میں بھی 15 نئے پازیٹو کیسز ریکارڈ

سرینگر،، 24 مئی،،یو این آئی،،کورونا کے بڑھتے معاملوں نے بیرون ممالک کے بعد اب ہندوستان میں بھی تشویش پیدا کردی ہے۔دنیا کے کئی ممالک میں کووڈ-19 کا نیا ویریئنٹ ’جے این 1‘ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مہاراشٹر، کیرالہ، دہلی، گجرات، ہریانہ اور کرناٹک میں لگاتار نئے کیسز ریکارڈ کیے جارہے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ہندوستان سمیت دنیا بھر کے کئی ممالک میں کووڈ-19 کا نیا ویریئنٹ ’جے این 1‘ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مہاراشٹر، کیرالہ، دہلی، گجرات، ہریانہ اور کرناٹک میں لگاتار نئے کیسز سامنے آرہے ہیں۔کورونا کے بڑھتے معاملوں نے بیرون ممالک کے بعد اب ہندوستان میں بھی تشویش پیدا کردی ہے۔دنیا کے کئی ممالک میں کووڈ-19 کا نیا ویریئنٹ ’جے این 1‘ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مہاراشٹر، کیرالہ، دہلی،/107

سرکاری افسروں واہلکاروں کے شاہی محلوں اور شاہانہ طرز زندگی پر تیسری آنکھ کی نظر

جائز آمدنی کے ذرائع سے یا غیر متناسب اثاثوں کی چھان بین تیز

ڈی سی آفس سری نگر میں تعینات ایک سرکاری اہلکار کیخلاف ACB نے کیا مقدمہ درج

Anti Corruption Bureau

سری نگر،،۲۴، مئی،، جے کے این ایس،،جموں وکشمیر اینٹی کرپشن بیورو نے ڈپٹی کمشنر سری نگر کے دفتر میں تعینات ایک اہلکار کیخلاف ان کی آمدنی کے معلوم ذرائع سے غیر متناسب اثاثے رکھنے کا مقدمہ درج کیا ہے۔جے کے این ایس کے مطابق انسداد بدعنوانی بیورو کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، بیورو کی جانب سے مالیاتی لین دین اور اثاثہ جات کے حوالے سے کی گئی ایک محتاط تصدیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سرکاری ملازم امتیاز احمد بٹ نے اپنی معلوم اور جائز آمدنی کے ذرائع سے غیر متناسب اثاثے جمع کیے ہیں۔بیان کے مطابق چھان بین اور تصدیق کے دوران جن اثاثوں کی نشاندہی کی گئی، کہ امتیاز احمد بٹ کے اثاثوں میں فردوس آباد بتہ مالو میں ایک رہائشی مکان 11 مرلہ اراضی پر تعمیر کیا گیا، 6.5 مرلہ زمین پر ایک اضافی ڈھانچہ، موضع نوگام میں 10 مرلہ اور 13 مرلہ اراضی، اور منقولہ اثاثہ جات بشمول ماریو تو تا، ٹوکس۔ ویگن آر، اور رینالٹ ڈسٹر شامل ہے۔اس میں لکھا گیا ہے کہ تصدیق سے ان کے بچوں کی/111

سعودی عربیہ میں کشمیری عازمین کیلئے ناقص سہولیات

عازمین نے طبی سہولیت اور ناقص ہوٹل سروس سے متعلق ویڈیو وائرل کردی

رہنما خطوط کے مطابق رہائش، ویڈیو آدھا سچ دکھاتا ہے، کچھ معاملات میں دوری کا مسئلہ حقیقی: ایگزیکٹو آفیسر حج کمیٹی

سرینگر،، 24 مئی،،یو این آئی،،سفر محمود کیلئے سعودی عربیہ پہنچنے والے عازمین نے شکایت کی ہے کہ وہاں انہیں کئی طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، ناقص ہوٹل سہولیات اور طبی سہولیات کا فقدان ہے۔عازمین کو مکہ شریف سے بہت دور ہوٹل دیا گیا ہے جبکہ دس عازمین کیلئے ایک واش روم ہے۔ادھر اس ضمن میں جموں و کشمیر حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر ڈاکٹر شجاعت قریشی نے شکایات کو تسلیم کیا لیکن متوازن نقطہ نظر پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ وائرل ویڈیو میں تصویر کا صرف ایک حصہ دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی قواعد وضوابط کے مطابق ہر دس حاجیوں کے لیے ایک واش روم ہونا ضروری ہے۔ جو ہوٹل دکھایا گیا ہے وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے۔وائس آف انڈیا کے مطابق بہت سے کشمیری عازمین کے لیے، حج صرف ایمان کا سفر نہیں ہے بلکہ زندگی بھر کے خواب کی تکمیل ہے۔ مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں کے لیے ایک مقدس فریضہ انجام دینے کا مقصد ہے تاہم، ان میں سے کئی کے لیے جو حال ہی میں سالانہ حج کے لیے پہنچے ہیں، یہ گہرا روحانی سفر تکلیف، مایوسی اور غیر پوری توقعات سے متاثر ہوا ہے۔سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیوز میں ایک پریشان کن منظر دکھایا گیا ہے: عمر رسیدہ عازمین ہوٹل کے تنگ کمروں میں لیٹے ہوئے ہیں، بجلی کی بندش، غیر فعال لفٹیں، اور واش روم کی ناکافی سہولیات کی وجہ سے بظاہر بے چین ہیں۔/112

قرابت دار یا کرائے دار

نگینہ کا موڈ آج پھر خراب تھا۔ دن بھر بے دلی سے گھر کے کام نمٹائے اور بچوں کی بھی ڈانٹ ڈپٹ کی۔ شام کو شوہر کی دفتر سے واپسی پر روتے ہوئے سگے بہن بھائیوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کا ماجرا بیان کیا۔ قصہ دراصل یہ تھا کہ چچا، تایا کے بچوں کی شادی آپس میں ہوئی تھی اور یہ گھر جس کے چار پورشن تھے، ان دونوں مرحوم بھائیوں کی وارثت میں ان کی اولاد کو ملے

خاندان میں چاروں بھائیوں کی شادیاں چار سگی بہنوں سے اس لیے کی گئی تھیں کہ اس طرح سے خاندان جڑا رہے گا اور ایک دوسرے میں محبت قائم رہے گی، لیکن سب اس کے برعکس ہی ہوا۔ کہاں ان سگے بھائیوں اور سگی بہنوں میں ساتھ جینے مرنے کے عہد و پیمان ہوا کرتے تھے، اور کہاں اب یہ وقت تھا کہ سب اپنے اپنے پورشنوں میں مقید ہو کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھے ہوئے تھے اور آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے کی شکل تک دیکھنے کے روادار نہ تھے۔ نہ ہی وہ پہلے جیسا احترام تھا، نہ ہی رواداری، لحاظ اور

بہنیں شوہروں کی وجہ سے آپس میں لڑتیں تو بھائی ایک دوسرے کو طعنے دیتے کہ شادی سے پہلے تو ہم بہت خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے لیکن چاچا شفیق کی بیٹیوں سے شادی کے بعد پریشان حال

کبھی کوئی یوٹیلٹی بل زیادہ آجاتا تو ایک کہتا میں نے تو بجلی کم استعمال کی ہے۔ دوسرا کہتا کیا کریں مہنگائی بہت ہے لیکن سب کو برابر بل دینا ہوگا۔ کوئی اپنی کم تنخواہ کا رونا روتا اور گھر کی کسی بھی ذمے داری سے دامن چھڑا

یہ سب صورتحال آج کی پیدا کردہ نہیں ہوتی بلکہ اس کی بنیاد بہت پہلے رکھ دی جاتی ہے۔ کئی مرتبہ وراثتی مکان فروخت نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مشترکہ پراپرٹی ہوتی ہے اور اس کے بیچنے کے بعد بھی فی بندہ اتنے پیسے نہیں آتے کہ کوئی بھی الگ اپنی چھت بنا کر فیملی سمیت رہ

والدین کی بھی یہ غلطی ہوتی ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنی اولاد کے بارے میں درست تو کیا کوئی فیصلہ نہیں کرتے، جس کا خمیازہ اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے۔ مکان، جائیداد، دکانیں یہ سب وجہ تنازعہ بن جاتی ہیں۔ سگی بہنوں میں باورچی خانے کے استعمال پر لڑائی ہوتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ خواتین مردوں کو بھی چھوٹے موٹے معاملات میں ملوث کر کے تنازعات کو جنم دیتی

بہن بھائیوں میں کسی ایک کا جھکاؤ کسی ایک ہی جانب ہوتا ہے۔ کوئی بہت تیز و طرار ہوتا ہے تو کوئی اپنے حق کیلیے بھی آواز بلند کرے تو اس کو خاموش کروا دیا جاتا ہے۔ منافقت کے اس دور میں سگے بہن بھائی آپ کو اپنے ساتھ کا یقین دلاتے ہیں لیکن مصیبت کی گھڑی میں وہ برادران یوسف ہی ثابت ہوتے

مشترکہ خاندانی نظام میں ایک منافق شخص ایسا ضرور ہوتا ہے جو یہ یقین دلاتا ہے کہ اس کی تمنا ہے کہ سب مل جل کر رہیں لیکن درحقیقت وہ تمام افراد کی جڑیں کاٹ رہا ہوتا ہے۔ جوائنٹ فیملی میں تمام تصفیہ طلب معاملات اکٹھے بیٹھ کر نمٹانے چاہئیں لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوتا۔ صلح جو لوگ کم اور تماش بین زیادہ ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ بات چیت کے بجائے نوبت ہاتھا پائی اور اکثر اوقات تو قتل و غارت تک بھی پہنچ جاتی آج کل کیونکہ ذات برادری اور اچھے سے اچھے کی تلاش میں شادیاں بھی تاخیر سے ہوتی ہیں، اس سے کئی مرتبہ شوہر حضرات سے سمجھوتہ کر کے انھیں گھر داماد رکھ لیا جاتا ہے۔ اس سے مشکلات اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ایک طرف سب اتفاق و اتحاد کے نعرے بلند کر رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف سب لوگ پورشن پورشن کھیل رہے ہوتے منافق لوگ جب بیٹھک لگاتے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہوا گھر تو ایک ہے، پورشن الگ ہیں اور مکان فروخت تو نہیں ہوا۔ لیکن درحقیقت دلوں میں فرق آجاتا ہے۔ گویا ایک طرح سے مکان فروخت نہیں ہوا ہوتا اس کے حصے کے پیسے نہیں لیے ہوتے لیکن ہوتا پھر بھی وہ تقسیم شدہ ہی ہے۔ جب دل ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو ایک گھر میں سب قرابت دار کی طرح نہیں بلکہ کرائے دار کی مانند رہتے

عید، شب برات یا دیگر تہواروں پر صرف رسمی سلام دعا ہی ہوتی ہے۔ دل رنج، حسد، کدورت اور بدلے سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اگرچہ قرآن و احادیث میں رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید اور حکم دیا گیا ہے لیکن صلہ رحمی صرف ایک جانب سے ہی فرض نہیں ہے اور جو شخص اچھے رویے کے باوجود اپنی روش پر ڈٹا رہے، ناانصافی کرے تو اس کیلیے سخت وعید بھی

لیکن صد افسوس کہ آج کل مخلص رشتوں کی کوئی قدر نہیں اور لوگ قرآن و احادیث کو اپنے مطلب کیلیے استعمال کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو ان سب مسائل کا حل اتفاق، مذاکرات، برداشت اور کسی کو بھی اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع دینا، اس کی عزت کرنا ہے۔ منافقت سے گریز اور دل کر بھلائی کی طرف قدم اٹھانا

مگر اس سب کی باوجود بھی حالات اگر کشیدہ رہیں اور لوگ آپ کی جانب سے صلہ رحمی کی کوشش کو نرمی سے تعبیر کریں اور آپ کو نقصان پہنچانے پر آمادہ ہوں تو کیچڑ میں پاؤں مارنے سے بہتر ہے کہ راستہ دیکھ کر چلا جائے اور وراثتی مکان میں قرابت داروں کے بجائے کرائے داروں کی طرح رہا جائے۔ اس طرح کے بائیکاٹ سے ایک مجروح انسان کی عزت نفس بھی بچ سکتی ہے اور آئندہ کیلیے جھگڑوں سے جان بھی چھوٹ سکتی ہے۔

بہن بھائیوں میں کسی ایک کا جھکاؤ کسی ایک ہی جانب ہوتا ہے۔ کوئی بہت تیز و طرار ہوتا ہے تو کوئی اپنے حق کیلیے بھی آواز بلند کرے تو اس کو خاموش کروا دیا جاتا ہے۔ منافقت کے اس دور میں سگے بہن بھائی آپ کو اپنے ساتھ کا یقین دلاتے ہیں لیکن مصیبت کی گھڑی میں وہ برادران یوسف ہی ثابت ہوتے

عزتِ مستور اور خاموشی

تحریر
شہناز احمد

یہ خاموشی بہت جان لیوا ہوتی ہے۔
میں پچھلے کئی دنوں سے سوچ رہی ہوں اور سوچ سوچ کر تھک چکی ہوں، تو سوچا کہ تحریر کا سہارا لیا جائے اور سب سے پوچھوں کہ کیا میری سوچ غلط ہے یا آپ سب بھی میری طرح سوچ رہے

ڈاکٹر یاسمین راشد پہلے عورت ہیں، پھر ڈاکٹر اور سیاستدان بنیں۔
ناصرہ اقبال پہلے عورت، پھر قانون داں، اس کے بعد ایک سینیٹر کی ماں کا عہدہ ملا۔
شیریں مزاری بھی ایک عورت ہیں، استاد بنیں اور اس کے بعد سیاست میں قدم رنجہ فرمایا۔
ایمان مزاری کا تعلق بھی صنف مستور سے ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی اپنی ایک پیشہ ورانہ زندگی بھی ہے اور وہ ایک سیاستدان ماں کی

میرے دل میں اس عورت کا بھی بہت احترام ہے جو چاروں طرف سے برستے آنسو گیس شیل کے درمیان سڑک کے بیچوں بیچ بیٹھی اپنے شیر خوار کو بانہوں میں سمیٹے کہہ رہی تھی ''اپنے بچوں کے مستقبل کیلیے نکل آئی ہوں''۔
میری نظروں سے ان عورتوں کے عکس بھی نہیں مٹ رہے جو اندھا دھند چلتے گیس شیلز کے درمیان سڑکوں پر بے ہوش گری ہوئی تھیں یا اپنے بچوں کے ہاتھ پکڑے سڑکوں پر ادھر سے اُدھر بھاگ رہی تھیں۔
پاکستان کی سیاست میں عورتوں کا عمل دخل ہمیشہ سے تھا، ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ محترمہ فاطمہ جناح ہوں، بیگم رعنا لیاقت علی خان یا وہ ہزاروں برقع پوش عورتیں جنھوں نے تحریک پاکستان میں اپنا کردار ادا کیا۔
قیام پاکستان کے بعد بھی ہر قسم کے دور حکومت میں اونچے پگوں اور ناموں والے خاندانوں کی عورتیں باوجود اس کے کہ ان کی اپنی کارکردگی سیاست میں یا زندگی کے دوسرے شعبوں میں صفر کے برابر ہوتی تھی، ایوانوں میں آتی جاتی رہی ہیں۔ ان سب کے نام لکھنا یا ان کے بارے میں یہاں گفتگو کرنا میں ضروری نہیں سمجھتی لیکن اپنی اپنی حیثیت میں شائستہ سہروردی، بیگم سروری عرفان اللہ، بیگم دولتانہ، بیگم تزئین فریدی، بیگم اشرف عباسی، نسیم ولی خان، تہمینہ دولتانہ، عابدہ حسین، بیگم نصرت بھٹو اور ان سب سے بڑھ کر دو مرتبہ منتخب ہونے والی وزیراعظم بے نظیر بھٹو، اور متعدد مذہبی جماعتوں کے کوٹے سے آنے والی عورتیں بھی شامل ہیں۔
ان کے علاوہ سیاست کے ایوانوں میں ہمیشہ سے ایک بہت بڑی تعداد پچھلے دروازے سے آنے جانے والی عورتوں کی بھی رہی ہے۔ میرے لیے وہ سب قابل احترام ہیں کہ وہ عورتیں ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ سیاست کے ایوانوں میں سامنے کے دروازے سے داخل ہوں یا پیچھے کے دروازے سے۔
کیوں کہ روز روشن کی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے ان ستتر برسوں میں جیسی کچی پکی، ذمے دار، غیر ذمے دار، فوجی، غیر فوجی، سیاست پاکستان میں چلتی رہی ہے۔ اس میں سے کشید کرنے کیلیے کچھ بہت زیادہ ہے نہیں۔ لیکن یہ ایک بات مجھے ہمیشہ بہت دکھ دیتی ہے اور تکلیف میں مبتلا رکھتی ہے کہ عورت کے عورت پن کو کیوں سیاست کی بھینٹ چڑھا کر تماشا لگایا جاتا ہے؟
میں ہفتہ بھر سے انتظار کر رہی تھی کہ شاید اسمبلی اور سینیٹ کے ایوانوں میں بیٹھی درجنوں عورتوں میں سے کسی عورت کا عورت پن جاگ جائے اور عورتوں کے ساتھ ہونے والی بدسلوکیوں پر صدائے احتجاج بلند کریں اور مذمت کریں۔ سو کالڈ قانون کے رکھوالے اداروں کے اُس حسن سلوک کی، جس کا مظاہرہ انھوں نے سڑکوں، گلیوں، گھروں اور لوگوں کے کمروں میں گھس کر کیا۔
شاید کسی مستور کی آنکھ میں شرم کا پانی آجائے اور وہ ایوان زریں یا ایوان بالا میں کھڑے ہو کر کہے کہ ''بغیر وارنٹ، بنا خاتون سپاہی کے رات کے اندھیرے میں وردی والوں کا گھروں میں کودنا، بدتہذیبی کا مظاہرہ کرنا، غیر اخلاقی زبان کا استعمال کرنا اور گھروں میں موجود عورتوں، بچوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا قابل گرفت جرم ہے''۔
لیکن افسوس صد افسوس نہ کسی کی آنکھ میں پانی آیا، نہ کان پر جوں رینگی، سب کی سب منہ میں گھونگنیاں بھرے بیٹھی رہیں۔ شاید اس لیے بھی کہ ان میں سے زیادہ تر کو یہ پتہ ہی نہیں کہ عورت کی اپنی بھی کوئی عزت ہوتی ہے۔ ایوانوں میں بیٹھنے والی ان عورتوں کی زبانیں شاید اس لیے بھی بند ہیں کہ وہ بیساکھیوں پر کھڑی موجودہ حکومت کا کسی نہ کسی طرح حصہ ہیں۔ پتہ نہیں وہ یہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ کرسیوں کے اس کھیل میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔ آج جو کرسیوں پر براجمان ہیں بہت ممکن ہے آنے والے دنوں میں ان کا کہیں پتہ بھی نہ ہو۔
حکومتی ایوانوں میں براجمان کان بند ان عورتوں کے ساتھ ساتھ مجھے شکوہ ان تنظیموں، انجمنوں اور فاؤنڈیشنوں سے بھی ہے جو عورتوں کے نام پر بنی ہیں اور جنھوں نے ایک عام عورت کی کردار سازی میں بہت مثبت رول ادا کیا ہے۔ انھیں شعور دیا ہے، قانون سازی کی ہے، انھیں بولنا اور حق کیلیے آواز بلند کرنا سکھایا ہے۔ لیکن کسی نے آواز نہیں نکالی، نہ احتجاج کیا، نہ ہی لڑکھڑاتی حکومتی طاقت کے نشے میں بدمست ہاتھیوں کے خلاف کوئی مذمتی قرارداد منظور کی، کہ جنھیں قانون کی پاسداری کیلیے سڑکوں اور گھروں پر چھوڑا گیا، انھیں حدود و قیود کی بھی کوئی تربیت دیں، انھیں قانونی تقاضوں کی تکمیل کرنا سکھائیں۔
ان تمام پلیٹ فارمز پر کام کرنے والی خواتین کی خاموشی ہی پھر یہ بھی سنواتی ہے کہ چھوٹے کپڑوں کا استعمال جذبات کو بھڑکاتا ہے، اور بے نظیر جیسی قدآور شخصیت کیلیے نہ صرف غیر پارلیمانی زبان کا استعمال کرواتا ہے، اس کی تصاویر کے ساتھ بدتہذیبی اور غیر اخلاقی سلوک کرواتا ہے، اسی خاموشی کے نتیجے میں لوگوں کو مادر ملت جیسی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت ہوئی تھی۔

یہ بچے بھی تو قوم کا مستقبل ہیں

تحریر
راشدہ قریشی

گھریلو بچہ مزدوری غلامی کی جدید اور بدترین شکل ہے۔
کچھ عرصہ پہلے میں گھریلو بچہ مزدوری کے خلاف ایک ڈاکومینٹری بنانے پر کام کر رہی تھی۔ اس دوران ہم نے ایک 11 سالہ بچے کا انٹرویو کیا جو کسی کے گھر میں بطور گھریلو ملازم کام کر رہا تھا۔ جب میں نے سوال کیا کہ آپ کو کون سا کھیل پسند ہے تو بچے نے چمکتی آنکھوں سے جواب دیا کہ مجھے کرکٹ بہت پسند ہے۔ میں نے پوچھا کس کے ساتھ کھیلتے
اس نے کہا ''میں کھیلتا نہیں ہوں بس فیلڈنگ کرتا ہوں۔'' اور یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کی چمک جو ایک دم سے گہری اداسی میں بدل گئی تھی میں آج تک نہیں بھول پائی۔ یعنی مالکان کے بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مدد کرتا ہے اور اپنی باری آنے کا انتظار، جو کبھی نہیں آتی۔ بالکل ویسے ہی جیسے اماں ابا باجی کے گھر چھوڑ کر گئے تھے مگر واپس لینے نہیں آئے۔ کیونکہ باجی نے یہ کہہ کر منع کیا ہے کہ اگر تم لوگ روز روز آؤ گے تو بچے کا دل نہیں لگے گا اور ساتھ جانے کی ضد کرے گا۔ اس لیے اماں یا ابا ملنے نہیں صرف پیسے لینے کیلیے آتے
میری کئی بار ایسی فیملیز سے بحث بھی ہو جاتی ہے اور ان کا موقف یہ ہوتا ہے کہ ہم تو ان کو ساری سہولیات دیتے ہیں۔ اچھا کھانا، رہنے کی جگہ اور کپڑوں کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو پیسے بھی دیتے ہیں۔ اور کچھ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ بچے جب ایک بار ان سہولتوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو پھر خود ہی اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتے ہیں۔
میرے ہمسائے میں رہنے والی آنٹی نے بھی یہی جواب دیا تھا، جب ان کے گھر میں موجود سات سال کی بچی کو میں نے کام کرتے دیکھا تھا جو اکثر ہمارے گھر کچھ لینے یا دینے آتی رہتی تھی۔ وہ بچی ان کے آبائی گاؤں سے لائی گئی تھی اور بقول آنٹی ''بہت زور دینے کے بعد بھی اب وہ واپس نہیں جانا چاہتی''۔ مگر کچھ عرصے بعد اس کی جگہ مجھے ایک اور بچی نظر آئی تو میں نے اپنی امی سے پوچھا شانو کہاں ہے اور یہ نئی بچی کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ لوگ اپنے گاؤں گئے تھے مگر واپسی پر شانو نے ساتھ آنے سے انکار کر دیا اور رو رو کر پورا گاؤں سر پر اٹھا لیا تو اس کے اماں ابا نے شانو کے بجائے اس کی دوسری بہن کو ساتھ بھیج دیا۔
یہ تو بہت عام سی مثالیں ہیں، ابھی ہم نے ان واقعات کا تو ذکر ہی نہیں کیا جس میں مالکان نے اپنے گھر میں کام کرنے والے بچوں کو بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ مارنا، جلانا، بال کاٹ دینا، ہڈیاں توڑ دینا، بھوکا رکھنا جیسے تشدد کے ساتھ ساتھ ایسے بچوں کو جان سے مار دینے جیسے واقعات بھی قومی میڈیا میں رپورٹ ہوتے ہیں اور کچھ واقعات میں تو بچے جنسی تشدد کا نشانہ بھی بنتے ہیں۔
گھریلو بچہ مزدوری غلامی کی جدید اور بدترین شکل ہے۔ گھر کے کام کاج جیسے صفائی، کپڑے اور برتن دھونا، کھانا پکانا کے ساتھ ساتھ چھوٹے بچوں کو سنبھالنا بھی انہیں بچوں کی ذمے داری ہوتی ہے اور ان کے کام میں کوئی چھٹی بھی نہیں ہوتی۔ یعنی یہ بچے 7/24 ملازمت پر ہوتے ہیں۔ یہ اداس ہوں یا بیمار ہوں، گھر نہیں جا سکتے، وہیں رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ اکثر کسی شاپنگ مال یا ریسٹوران جانا ہو تو آپ کو ایسے بچے خاص طور پر بچیاں ضرور نظر آتی ہیں۔ ایک خوبصورت اور برانڈڈ لباس کے ساتھ قیمتی جوتے پہنے باجی کے پیچھے اس کے شاپرز اور پرس پکڑے یا پھر اپنے سے تھوڑی سی کم عمر کے بچے کو بغل میں اٹھائے چل رہی ہوتی ہیں یا پھر کسی ہوٹل کے ایک کونے میں اکیلے بیٹھے اپنے مالدار مالکان کے کھانا ختم کرنے کا انتظار۔ ہمارے معاشرے میں یہ عام سی بات ہے بلکہ چھوٹے بچوں کو گھروں میں ملازم رکھنا چھوٹی سوچ کے لوگ اونچے اسٹیٹس کی نشانی سمجھتے ہیں۔
آج جب پاکستان سمیت دنیا بھر میں بچوں کی مشقت کے خاتمے کا عالمی دن منایا جا رہا ہے، میں سوچ رہی تھی کہ کیا گھروں میں مزدوری کرنے والے بچوں کو غلامی سے نجات دلانے کیلیے بھی کوئی عملی اور سنجیدہ سدباب بھی کیا جائے گا؟ یا وہ اپنا بچپن اسی غلامی میں جلتے کڑھتے اور مار کھاتے گزارتے رہیں گے؟
پاکستان نے اقوام متحدہ کے معاہدہ برائے حقوق اطفال کی توثیق 1990 میں کی تھی، جس کے مطابق بچوں کو وہ تمام حقوق فراہم کرنا ریاست کی ذمے داری ہے جو معاہدہ برائے حقوق اطفال میں تسلیم کیے گئے ہیں۔ مگر دوسری طرف گھریلو بچہ مزدوری کی وجہ سے بچے اپنے بہت سارے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں، جس میں تعلیم، کھیل کود، تفریح، صحت کی سہولیات، بچپن گزارنے کا حق، والدین کے ساتھ رہنے اور رائے دینے کا حق اور ہر طرح کے تشدد اور استحصال سے بچاؤ جیسے حقوق شامل ہیں۔
اقوام متحدہ کے معاہدہ برائے حقوق اطفال کی شق نمبر 32 خاص طور پر ریاستوں کو پابند کرتی ہے کہ وہ بچوں کو ہر طرح کے معاشی استحصال اور ہر اس کام جس سے بچے کی صحت کو جسمانی، ذہنی و نفسیاتی، یا اخلاقی نقصان پہنچے ان سے محفوظ رکھنے کیلیے اقدامات کرے۔ اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے حقوق اطفال نے 2016 میں جاری کردہ اختتامی مشاہدات اور سفارشات میں پاکستان کو تجویز دی کہ وہ بچوں کی مشقت بشمول گھریلو ملازمت کو روکنے اور خاص طور پر ان بچوں کے ساتھ ہونے والے تشدد کے واقعات کی روک تھام کیلیے پروگرام تشکیل دے۔
عالمی مرحلہ وار جائزہ (Universal Periodic Review) اقوام متحدہ کا ایسا نظام ہے، جس میں تقریباً ساڑھے چار سال بعد ہر ملک میں انسانی حقوق کی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ رواں سال 2022 میں پاکستان بھی عالمی مرحلہ وار جائزہ کے تحت اس عمل سے گزرے گا، جس میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کی رکن ریاستیں انسانی حقوق کی صورت حال پر پاکستان کو تجاویز دیں گی۔ مگر یہاں سوال یہ ہے کہ جو سفارشات 2017 میں پاکستان نے تسلیم کی تھیں ان پر کس حد تک کام ہوا؟ 2017 میں متعدد تجاویز بچوں کے حقوق اور تحفظ سے متعلق تھیں جن میں سے اکثریت کو پاکستان نے تسلیم کیا تھا۔ مثال کے طور پر کوریا نے پاکستان کو تجویز دی کی وہ بچوں کی مشقت کو روکنے کیلیے قوانین پر سختی سے عمل درآمد کرائے اور بچوں کی مشقت کے معائنے کے نظام کو مضبوط کرے، جسے پاکستان نے تسلیم بھی کیا۔ عالمی ادارہ محنت کے کنونشن نمبر 182 کے مطابق کوئی بھی ایسا کام جس کو کرنے سے بچے کی تعلیم، صحت یا اخلاقیات کو نقصان پہنچے یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ کام بچوں کی مزدوری کی بدترین شکل تصور کیا جائے گا اور ایسی صورت میں بچوں کے ملازمت میں داخلے کی عمر 18 سال سے کم نہ ہوگی۔ گھریلو بچہ مزدوروں کے ساتھ بدسلوکی اور تشدد کے واقعات یہ ثابت کرنے کیلیے کافی ہیں کہ گھریلو بچہ مزدوری، چائلڈ لیبر کی بدترین اشکال میں ذ سے ایک ہے۔
ٹریڈ یونینز اور سول سوسائٹی کی دیگر تنظیموں کی کاوشوں سے پنجاب حکومت نے باقی تمام صوبوں پر سبقت لیتے ہوئے 2019 میں The Punjab Domestic Workers Act منظور کیا، جس کے سیکشن 3 کے مطابق 15 سال سے کم عمر بچے کو گھریلو ملازم رکھنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف قانون میں سزا ایک مذاق کے علاوہ کچھ نہیں لگتا۔ قانون کہتا ہے کہ اگر بچہ 12 سال سے کم عمر ہوگا تو ایک ماہ تک کی قید ہو سکتی ہے اور اگر بچے کی عمر 12 سے 15 سال کے درمیان ہوگی تو دس ہزار سے پچاس ہزار تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ مگر قانون میں یہ کہیں درج نہیں ہے کہ اگر آپ کسی بچے کو گھر میں ملازمت کرتے دیکھیں تو اس کی اطلاع کہاں دی جائے؟ اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج تک اس قانون کے تحت ایک بھی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔
فرض کیجیے اگر کوئی شہری بہت ہی ذمے داری کا ثبوت دے اور بچے کی موجودگی کی اطلاع محکمہ لیبر کو دے دے تو کیا لیبر انسپکٹر کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ گھر کے اندر جا کر دیکھ سکے کہ اس گھر میں بچہ موجود ہے یا نہیں؟
گھریلو بچہ مزدوری ختم کرنے کیلیے کثیر الجہتی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، جس میں سرفہرست لیبر انسپکشن سسٹم کو مضبوط اور مؤثر بنانا ہے۔ ایسی ایک خاص ہیلپ لائن قائم کرنے کی ضرورت ہے جس پر گھریلو بچہ مزدوروں کی موجودگی کی اطلاع دی جا سکے۔ قوانین پر سختی سے عمل درآمد کروانے کیلیے درکار مالی اور انتظامی اقدامات فی الفور کرنے کی ضرورت ہے۔ غربت کو دور کرنے کیلیے معاشی تحفظ کے پروگرامز کو بڑھانا ہوگا۔ والدین میں یہ شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ بچوں سے مشقت کروا کر ان کی غربت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوگا اور وہ بھی خود کو غربت کے چکر سے نہیں نکال پائیں گے۔
بچوں پر تشدد کے واقعات پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 328-A لگائی جاتی ہے جو کہ قابل راضی نامہ اور قابل ضمانت ہے، جس کی وجہ سے اگر کوئی ملزم پکڑا بھی جاتا ہے تو اگلے ہی دن اس کی ضمانت ہو جاتی ہے اور پھر پولیس اور اہل علاقہ کی کاوشوں سے بچے کے والدین اور مالکان کے درمیان صلح کروا دی جاتی ہے۔ اس سیکشن کو فوری طور پر ناقابل راضی نامہ اور ناقابل ضمانت جرم قرار دیا جانا چاہیے، تاکہ بچوں پر تشدد کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دلوا کر انجام تک پہنچایا جا سکے۔ خاص طور پر Punjab Free and Compulsory Education Act 2014 کو نوٹیفائی کرنے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس سے بالواسطہ طریقے سے بچوں کے مشقت میں جانے کے امکانات کو روکا جا سکتا ہے۔ حکومت کو بچوں کی مشقت کی روک تھام کے قوانین کے بارے میں آگاہی کی ہنگامی مہم چلانی ہوگی۔ جس کیلیے ٹی وی، اخبارات، ریڈیو، سوشل میڈیا، کیبل نیٹ ورکس وغیرہ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔
کوئی بھی حکومت ذرا سی اضافی محنت سے یہ سب کام با آسانی کر سکتی ہے بشرطیکہ کرنے کی چاہ ہو۔ مگر سارا مسئلہ اسی چاہ کا ہی تو ہے جو ہمیں تمام تر کوششوں کے بعد بھی نظر نہیں آتی۔ اور ہم جیسے بچوں کے حقوق پر کام کرنے والے کارکن سارا سال جدوجہد کرتے رہتے ہیں اور پھر 12 جون چلا آتا ہے ہمارے دل کو جلانے۔ مگر ہمارے ارادے اس آگ میں جل کر مزید مضبوط ہو جاتے ہیں اور ہم پھر سے ایک نئے عزم اور جذبے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ ہماری کاوشیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

یہ تو بہت عام سی مثالیں ہیں، ابھی ہم نے ان واقعات کا تو ذکر ہی نہیں کیا جس میں مالکان نے اپنے گھر میں کام کرنے والے بچوں کو بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ مارنا، جلانا، بال کاٹ دینا، ہڈیاں توڑ دینا، بھوکا رکھنا جیسے تشدد کے ساتھ ساتھ ایسے بچوں کو جان سے مار دینے جیسے واقعات بھی قومی میڈیا میں رپورٹ ہوتے

غزہ: خوراک کی کمی سے 92 بچے اور معمر افراد جاں بحق

فلسطینی وزیر صحت ماجد ابو رمضان نے گزشتہ روز بتایا کہ جنگ زدہ غزہ پٹی میں حالیہ دنوں میں کم از کم ۹۲ بچوں اور بزرگوں کی موت فاقہ کشی اور خوراک کی عدم دستیابی سے جڑے طبی مسائل کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ کھانے پینے کی اشیاء کی عدم دستیابی کے سبب غزہ میں مزید ہزاروں نومولود یا شیر خوار بچوں اور عمر رسیدہ باشندوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہے۔'ڈی ڈبلیو' کی خبر کے مطابق جب ان سے ۱۴ ہزار نومولود بچوں کو لاحق خطرات سے متعلق اقوام متحدہ کے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی امور کے دفتر کے سربراہ کے حالیہ بیان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تعداد حقیقی ہو سکتی ہے بلکہ شاید اصل متاثرین کی تعداد اس سے بھی کہیں زیادہ ہونے کے امکانات ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے ۱۱ ہفتوں کی مکمل بندش کے بعد گزشتہ روز پہلی مرتبہ امدادی سامان سے لدے چند ٹرکوں کو غزہ کے علاقے میں داخلے کی اجازت دی تھی۔ تاہم ماہرین اور فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ یہ امداد غزہ کی آبادی کی فوری ضروریات سے کافی کم ہے۔ اقوام متحدہ نے ایک ہفتے کی بھیانک تصویر پیش کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ غزہ میں صرف ۷ دن میں مزید ایک لاکھ ۶۰ ہزار فلسطینی اپنے گھروں سے بے دخل کر دیے گئے جبکہ اسرائیل کی بمباری کے باعث پناہ کی کوئی جگہ باقی نہیں بچی ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کی خبر کے مطابق اقوام متحدہ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہفتے میں ۹۲۶ فلسطینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا جن میں ۸۳۱ خواتین اور بچے شامل ہیں۔ نصف سے زائد اموات ان کے گھروں یا خیموں میں ہوئیں۔ اقوام متحدہ نے اسرائیل پر جان بوجھ کر صحافیوں کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا جبکہ ۹ صحافیوں کی موت ہوئی جو جنگ کے آغاز سے اب تک کا ایک خونی ریکارڈ ہے۔ رپورٹ کے مطابق زیادہ تر بے گھر خاندان اسکولوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں جو بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔ انسانی بحران کی شدت اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اب غذا، دوا اور پانی تک ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل دانستہ طور پر صحافیوں کو نشانہ بنا رہا ہے تاکہ غزہ سے باہر سچائی نہ پہنچے۔

آسٹریلیا میں سیلاب سے تباہی، ہزاروں افراد پھنس گئے، 3 فراد ہلاک

آسٹریلیا کی جنوب مشرقی ریاست نیو ساوتھ ویلز میں شدید بارش کے سبب سیلاب سے ۳ افراد ہلاک اور ہزاروں افراد پھنس گئے ہیں۔ مقامی حکام کے مطابق مزید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے جس سے صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ ریاست نیو ساوتھ ویلز کے علاقے ہنٹر اور مڈ نارتھ کوسٹ شدید متاثر ہوئے ہیں جہاں کئی دیہات مکمل طور پر پانی میں ڈوب چکے ہیں۔ پولیس کے مطابق اب تک ۹۵۰ افراد کو بچایا جا چکا ہے جن میں کئی افراد کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے چھتوں سے نکالا گیا۔ حکام کے مطابق ۵۰ ہزار سے زائد افراد کو انخلاء کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے جبکہ ۱۴۰ فلڈ وارننگ جاری کی گئی ہے۔

مدینہ منورہ: گردوں کے امراض میں مبتلا عازمین کیلئے خصوصی ڈائیلاسیس سینٹر قائم

سعودی عرب میں مدینہ منورہ کے شاہ فہد جنرل اسپتال کی انتظامیہ نے گردوں کے امراض میں مبتلا عازمین کیلئے خصوصی طور پر ڈائیلاسیس سینٹر قائم کر دیا ہے۔ سعودی میڈیا کے مطابق شاہ فہد اسپتال میں گردوں کے امراض کے لیے مخصوص وارڈ میں عازمین کے لیے علیحدہ سیکشن قائم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ عازمین جنہیں گردوں کے امراض کی شکایت ہے انہیں ڈائیلاسیس کے لئے کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ مدینہ صحت مرکز کے مطابق بیمار عازمین کے لیے مخصوص کئےجانے والے وارڈ میں ڈائیلاسیس کے ۳۱ جدید ترین یونٹس فراہم کیے گئے ہیں جن کے ذریعہ یومیہ ۶۲ ڈائیلاسیس سیشنز کیے جا سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق صحت مرکز کی جانب سے غیر ملکی حج مشنز سے مستقل بنیادوں پر رابطہ رکھا جاتا ہے تاکہ بیمار عازمین کا ڈاٹا حاصل کیا جائے اور انہیں ضرورت پڑنے پر بروقت ڈائیلاسیس کی سہولت مہیا کی جا سکے۔ واضح ہو کہ سعودی عرب میں وزارت حج وعمرہ کا کہنا ہے کہ بدھ ۲۴ ذو القعدہ تک بیرون ملک سے آنے والے عازمین حج کی تعداد ۷ لاکھ ۷۱ ہزار ۴۴ سے زائد ہو چکی ہے۔ وزارت کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ اب تک جاری کئے جانے والے حج ویزوں میں سے ۹۴ فیصد افراد مملکت پہنچ چکے ہیں۔ وزارت کے مطابق عازمین حج تین اہم راستوں کے ذریعے مملکت میں داخل ہوئے۔ سب سے زیادہ عازمین ہوائی راستے سے آئے ہیں

ڈبلیو ایچ او سربراہ غزہ میں بچوں کی حالت زار بیان کرتے ہوئے رو پڑے، اسرائیل سے رحم کی اپیل کی

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریسس نے اسرائیل سے غزہ میں جاری نسل کشی کو روکنے اور فلسطینیوں پر رحم کا مظاہرہ کی اپیل کی ہے۔ جمعرات کو ڈبلیو ایچ او کی سالانہ اسمبلی میں جذباتی تقریر کرتے ہوئے ٹیڈروس نے کہا کہ امن نہ صرف فلسطینیوں بلکہ اسرائیل کے اپنے مفاد میں بھی فائدہ مند ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ جنگ، اسرائیل کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے اور اس سے کوئی مستقل حل نہیں نکلے گا۔ ٹیڈروس نے پرنم آنکھوں کے ساتھ کہا، "میں غزہ کے لوگوں کی تکالیف کو محسوس کر سکتا ہوں۔

مائیکروسافٹ نے 'فلسطین' اور 'غزہ' جیسے الفاظ پر مشتمل ای میلز بلاک کر دیے

حالیہ تقریبات کے دوران احتجاج کے بعد، مائیکروسافٹ نے اپنے ملازمین کے نیٹ ورک میں سیاسی آرا کے پھیلاو کو روکنے کیلئے سخت اقدامات اٹھائے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، مائیکروسافٹ ان ای میلز کو بلاک کر رہا ہے جن میں "فلسطین"، "غزہ" اور "نسل کشی" جیسے حساس الفاظ شامل ہیں۔ یہ پابندی اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے ای میل پر نافذ ہوگی۔ مائیکروسافٹ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ پابندی اس وقت سامنے آئی ہے جب مائیکروسافٹ کو اپنی کچھ حالیہ تقریبات کے دوران احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔

یورپ کے آبادیاتی چیلنج کے حل کے طور پر بڑے خاندانوں کی تجویز

استنبول میں منعقدہ انٹرنیشنل فیملی فورم سے خطاب کرتے ہوئے یورپی لارج فیملیز کنفیڈریشن (ایل فیک) کی صدر ماریا ریجینا مارونسیلی نے کہا کہ آبادی میں کمی ایک سنگین خطرہ بن چکی ہے اور بڑے خاندان اس مسئلے کا ممکنہ حل پیش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے معاشروں کے مستقبل میں بڑے خاندانوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ مارونسیلی نے کہا، "بڑے خاندانوں کو اکثر سماجی حمایت میسر نہیں ہوتی اور بعض اوقات انہیں منفی نظر سے بھی دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہی خاندان آبادیاتی بحران کا ایک اہم حل ہو سکتے ہیں اور معاشرے کے مستقبل کی ذمہ داری اٹھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ ایل فیک ۳۲ یورپی ممالک کی فیملی ایسوسی ایشنز کو اکٹھا کرتی ہے اور یورپ بھر میں شرح پیدائش تیزی سے گر رہی ہے۔ تین یا اس سے زیادہ بچوں والے خاندان اب کل آبادی کا صرف 3 فیصد ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کم شرح پیدائش کی وجہ سے یورپ کے بہت سے شہروں کی آبادی کم ہو رہی ہے اور دیہی علاقوں میں آبادی میں نمایاں کمی دیکھی جا رہی ہے۔ مارونسیلی نے کہا کہ انہوں نے خاندانوں کیلئے موافق بلدیات کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہے تاکہ مقامی حکومتوں کو خاندان مرکوز پالیسیاں اپنانے کی ترغیب دی جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک ۱۰ ممالک کی ۶۱۰ بلدیات اس نیٹ ورک میں شامل ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکی ابھی یورپ جیسے آبادیاتی چیلنجز کا سامنا نہیں کر رہا۔

مائیکروسافٹ، آئی بی ایم، گوگل، امیزون کے عملے میں کمی، امسال 12000 نوکریاں ختم

ٹیکنالوجی کے شعبے کو ۲۰۲۵ء میں ملازمتوں میں بڑے پیمانے پر تخفیف کا سامنا ہے، جس میں مائیکروسافٹ، گوگل، امیزون اور کراوڈ اسٹرائیک جیسی کمپنیاں ہزاروں ملازمتوں میں کمی کر رہی ہیں۔ یہ کمی آمدنی کی رفتار میں سست روی، معاشی غیر یقینی صورتحال اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے روایتی کاروباری افعال پر بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ لے آفس ایف وائے آئی کے اعداد و شمار کے مطابق، اس سال اب تک ۱۳۰ سے زائد کمپنیوں میں ۱۶ ہزار سے زیادہ ٹیکنالوجی کے ملازمین کو نوکریوں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ صرف مائیکروسافٹ نے ۶۰۰۰ ملازمتیں ختم کی ہیں، جو ۲۰۲۳ء کے بعد سے اس کی سب سے بڑی کمی ہے۔ ۱۳ مئی کو اعلان کیا گیا کہ یہ کمی مختلف محکموں اور عالمی خطوں میں کی گئی ہے، جس میں واشنگٹن ریاست میں تقریباً ۲۰۰۰ ملازمتیں ختم ہوئی ہیں۔ مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ یہ اقدام انتظامی ڈھانچے کو موثر بنانے اور انجینئرنگ کی صلاحیتوں کو انتظامی پرتوں پر ترجیح دینے کیلئے کیا گیا ہے۔ گوگل ۲۰۲۵ء میں مسلسل اپنے عملے میں کمی کر رہا ہے، جو ۲۰۲۳ء میں ۱۲۰۰۰ ملازمین کی بڑی برطرفی کے بعد سے جاری ہے۔ مئی کے اوائل میں، کمپنی نے اپنے گلوبل بزنس آرگنائزیشن (جو اشتہاری فروخت اور شراکت داریوں کو سنبھالتا ہے) سے تقریباً ۲۰۰ ملازمین کو برطرف کر دیا۔ اس سے قبل پکسل، اینڈرائیڈ، کروم اور کلاوڈ یونٹس میں بھی ملازمتوں میں کمی کی گئی تھی، کیونکہ یہ ٹیکنالوجی کمپنی اپنے عملی ماڈل کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ امیزون نے بھی اپنے عملے میں کمی کی ہے اور اپنے ڈیوائسز اینڈ سروسز ڈویژن (جو الیکسا، کنڈل اور خودکار گاڑیوں کی اسٹارٹ اپ زوکس کے ذمہ دار ہیں) میں ۱۰۰ ملازمتیں ختم کی ہیں۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ کمی اپنے وسائل کو ترجیحی مصنوعات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ سائبر سیکورٹی فرم کراوڈ اسٹرائیک نے گزشتہ ہفتے ملازمتوں میں کمی کے رجحان میں شامل ہوتے ہوئے اپنی عالمی لیبر فورس کا ۵ فیصد ختم کر دیا۔ کمپنی نے اس فیصلے کو بدلتی ہوئی مارکیٹ کی صورتحال میں طویل مدتی منافعیت کو بڑھانے کیلئے ایک حکمت عملی کے طور پر بیان کیا ہے۔

PUBLIC NOTICE

I, AJAZ AHMAD PANDI T F/O TAJALI AJAZ & TASHAFI AJAZ R/O SHAHEED GUNJ SRINAGAR CLASS 10 TH BOTH UNDER ROLL NO 139038047 AND 139038048 HAS WRONGLY MENTIONED MY DAUGHTERS PARENTAGE IN SCHOOL RECORDS AS AJAZ AHMAD PANDITH AND ARSHIDA SAIRA INSTEAD OF AJAZ AMAD PANDIT AND ARSHIDA SAHIRA . NOW I WANT TO CORRECT IT IF ANY BODY HAS ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTIONS SHALL BE ENTERTAINED.

از دفتر نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد اشرف ملہ پسر مرحوم غلام محمد / مرحومہ مساۃ زیبہ بیگم ساکنہ شیر آباد کھور تحصیل پٹن نسبت death سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کی والدہ مساۃ زیبہ بیگم زوجہ مرحوم غلام محمد ملہ مورخہ 12/04/2007 کو فوت ہو چکی ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں death سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفیہ مساۃ زیبہ بیگم کے وارثان جائز ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	ساکنہ
محمد اشرف ملہ پسر غلام محمد ملہ / مساۃ زیبہ بیگم	۵۱	مزدوری	شیر آباد کھوری
محمد ایوب ملہ پسر۔۔۔	۴۸	ناتواں / مزدوری	
محمد یوسف ملہ پسر۔۔۔	۴۰	مزدوری	
مساۃ زاہدہ اختر دختر۔۔۔	۳۸	گھریلو کام (شادی شدہ از خانہ بیرون)	

اس کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب مساۃ شاہدہ اختر دختر محمد کاظم بٹ ساکنہ نواری تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سعدیہ زہرا

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھٰذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائلہ مذکور موضع نواری تحصیل پٹن میں ہی مسلسل طور پر رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائلہ مذکورہ کی دختر خود سعدیہ زہرا مورخہ 09/11/2015 کو پیدا ہوئی ہے اس نسبت سائلہ مذکورہ اپنی دختر خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب طاہر احمد وانی ولد غلام محمد وانی ساکنہ اوتہ بھون صورہ بمراد حصول لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد متوفی غلام محمد وانی ساکنہ اوتہ بھون صورہ مورخہ 26/10/2023 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی مذکور کے وارثان جائز ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
طاہر احمد وانی	۵۸	پسر	تجارت
طارق احمد وانی	۶۰	--	...
طفیل احمد وانی	۵۰	--	...
اشتیاق احمد وانی	۴۴	--	...

اس کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

از دفتر نائب تحصیلدار زینہ کوٹ تحصیل سنٹرل سرینگر
عنوان: درخواست منجانب یاسر اکرم ولد محمد اکرم میر ساکنہ عمر آباد برتھنہ سرینگر بغرض عطائیگی پیدائشی سرٹیفکیٹ
بنام
رجسٹرار برتھس اینڈ ڈیتھس سرینگر (SMC sgr) بغرض حصول تاریخ پیدائش سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل مذکور نے دفتر ھٰذا میں ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی جس کی رو سے پایا گیا کہ سائل قمر آباد برتھنہ میں رہائش پذیر ہے۔ سائل اپنے حق میں پیدائش سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ سائل نے اسکول سرٹیفکیٹ پیش کی جس کے مطابق سائل کی تاریخ پیدائش مورخہ 10/12/1990 ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زینہ کوٹ سرینگر

از دفتر نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب مساۃ خدیجہ بیگم بیوہ محمد صفدر بجو ساکنہ ملبھوشن تحصیل پٹن نسبت death سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اس شوہر مسمیٰ محمد صفدر بجو پسر غلام مصطفیٰ بجو مورخہ 14/04/2018 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں death سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی محمد صفدر بجو کے وارثان جائز ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ ہمراہ متوفی
نذیر احمد بجو پسر محمد صفدر بجو	۴۹	تجارت	پسر خود
غلام حیدر بجو پسر۔۔۔	۴۲	---	...
علی محمد بجو پسر۔۔۔	۴۴	--	...
نثار احمد بجو پسر۔۔۔	۳۸	--	...
عاشق حسین بجو پسر۔۔۔	۳۲	--	...
مساۃ شفیقہ بیگم دختر۔۔۔	۵۱	گھریلو کام	دختر
مساۃ امینہ بیگم دختر۔۔۔	۵۰	--	....
مساۃ مسرت بانو دختر۔۔۔	۳۱	--	...
مساۃ خدیجہ بیگم بیوہ محمد صفدر بجو	۷۵	عمر رسیدہ	زوجہ خود

اس کے علاوہ مطابق رپورٹ متوفی کا اور کوئی وارث جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ میعاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس نمبر OT-08-JRC-2025, OT-09-JRC-2025 اور OT-10-JRC-2025 کا پہلا تصحیح نامہ
انتظامی وجوہات سے ٹینڈر نوٹس نمبر OT-08-JRC-2025, OT-09-JRC-2025 اور OT-10-JRC-2025 مورخہ 22-05-2025 جو اخبارات میں 23-05-2025 کو شائع ہوا تھا، کو منسوخ کیا جاتا ہے۔
No. 80/W/30Bridge Invitation Dt. 23.05.2025
1527/25
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس
ٹینڈر نوٹس فارم نمبر 19-2025-26-ADEN-II-ASR مورخہ 23-05-2025
سینئر ڈویژنل انجینئر، تھرڈ، فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای۔ ٹینڈرز آخری تاریخ 16-06-2025 بوقت 15.00 بجے تک www.ireps.gov.in پر طلب کیے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینوئل ٹینڈرز جائز نہیں ہے اور ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر فارم کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن وسائل کے ذریعہ جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے بھگتان کر سکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر اور رسیدوں وغیرہ کے ذریعہ سے بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر کیٹیگری	بولی سسٹم	
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم	
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت	
23-05-2025	02-06-2025	16-06-2025 کو 15.00 بجے	
نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	
1.	19-2025-26-ADEN-II-ASR	امرتسر جنکشن۔ تحصیم کرن سیکشن پر ترن تارن (ٹی ٹی او) مال شیڈ کا اپ گریڈیشن اسد ھارکا کام۔	
مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آخری ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
95,83,255.49/-	1,91,700.00/-	60 دن	06 مہینے

خصوصی تکنیکی معیارات: ٹریک ورک کے علاوہ کوئی بھی سول ورکس۔
نوٹ: 1. ٹینڈر زادئے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے 2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔
1529/25
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

”خواتین کے خلاف وراثت میں ملنے والا 'تعصب' ختم کرنا ہوگا!“

مصری خواتین کے حقوق کی جدوجہد کا احاطہ کرتا ہوا خصوصی مضمون

دنیا ہر سال کی طرح آج 8 مارچ کو خواتین کا عالمی دن منا رہی ہے، اور اس کا مقصد صنفی مساوات، مختلف شعبوں میں خواتین کو بااختیار بنانا، ان کے خوابوں، ان کی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنا، دنیا بھر کے معاشروں کو خواتین کے مضبوط اور بااثر حالات کی یاد دلانا، ان کی کام یابیوں کا جشن منانا، خواتین کے مسائل پر توجہ مے کر صنفی مساوات کی حمایت کرنا اور خواتین کے موثر اور بااثر کردار کو اجاگر کرنا ہے۔

ہم خواتین کی بہت سی کام یاب مثالیں دیکھتے ہیں، جنھوں نے تعصب اور تفریق کے دقیانوسی تصورات کو توڑا ہے، تمام معاملات بالخصوص اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے انھوں نے جو جہد وجہد کی ہے، وہ قابل تعریف ہے۔ کام کرنے کا حق، تعلیم، صحت، معاشی برابری جیسے شعبوں میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان کا عزم اور ان کا کردار کمال کا ہے۔

مصر کی تاریخ مختلف شعبوں میں خواتین کے حیرت انگیز کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ عہد قدیم اور قرون وسطی سے لے کر جدید دور تک، مصر کے معاشرے میں خواتین کے کام یاب ماڈل بہت ہیں، بہت سی باصلاحیت مصری خواتین نے کئی شعبوں میں نمایاں اور باوقار کام یابیاں حاصل کی ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جیسے ہی انھیں مواقع میسر آئے، انھوں نے اپنے پورے حوصلے اور نہ ختم ہونے والے عزم کے ساتھ اپنی موجودگی کا ثبوت دیا اور مقامی اور بین الاقوامی سطح تعلیم، صحافت، سیاست، ہوابازی، سائنسی تحقیق وغیرہ کے شعبوں میں دھوم مچادی۔

8 مارچ کو عالمی یوم خواتین کے ساتھ ساتھ مصر میں ہر سال 16 مارچ کو مصری خواتین کا دن منایا جاتا ہے۔

اس تاریخ کا انتخاب خاص طور پر اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ یہ مختلف تاریخی مراحل میں مصری خواتین کی زندگی میں اہم مقامات کی یاد رکھتی ہے، جن میں نوآبادیات کے خلاف ان کی بغاوت، آزادی کے لیے ان کی جدوجہد اور ان کے دو اہم ترین سیاسی حقوق حاصل کرنے کی یاد ہے۔ یہ یوم شہادت ان شہدا کی تاریخ ہے، جو 100 سال قبل انگریزوں کے قبضے کے خلاف لڑائی میں شہید ہوئیں۔

مصری یوم خواتین کی تاریخ 16 مارچ 1919ء سے شروع ہوئی، جب خواتین نے جدید مصر کی تاریخ میں پہلی بار انگریزی قبضے کے خلاف سڑکوں پر احتجاج کیا۔ اس کی شروعات حقوق پرست راہ نما مسز ہدی شعراوی کی جانب سے اس دن انگریز قبضے کے خلاف خواتین کے مظاہرے کی دعوت

سے ہوئی، انھوں نے خواتین کے ایک ایسے مظاہرے کی قیادت کی جسے اپنی نوعیت کا پہلا مظاہرہ سمجھا جاتا تھا، جس میں 300 سے زائد مصری خواتین نے شرکت کی۔

مظاہروں کے دوران کچھ خواتین ”وطن کی شہید“ بن گئیں، اور اس دن سے لڑائی مصری خواتین کے اپنے حقوق اور اپنے ملک کے حقوق کے دفاع کے پیغام کا حصہ بن گئی۔ اس مظاہرے کے ذریعے انھوں نے پہلی مصری فیڈریشن برائے خواتین کے قیام، خواتین کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور سماجی و سیاسی مساوات کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا

16 مارچ 1923 کو، ہدی شعراوی نے مصر میں پہلی خواتین یونین کے قیام کا مطالبہ کیا، جس کا مقصد خواتین کے سیاسی اور معاشرتی حقوق حاصل کرنا اور مرد کے ساتھ مساوات حاصل کرنا تھا، نہ صرف یہ، بلکہ لڑکیوں کو یونیورسٹی تک تمام مراحل میں عوامی تعلیم حاصل کرنے اور شادی سے متعلق قوانین میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔

انھوں نے قانون سے مطالبہ کیا کہ وہ شادی، تعلیم اور سیاسی حقوق کے استعمال سے متعلق مصر کے قوانین کو تبدیل کرے۔ 16 مارچ کا یہ واحد متاثر کن واقعہ نہیں تھا، جس کا مرکزی کردار مصری خاتون تھیں۔

16 مارچ 1928ء کو لڑکیوں کا پہلا گروہ قاہرہ یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ کئی خواتین نے تعلیم اور عوامی ملازمت کے حق کو یقینی بنانے کے لیے پیشہ ورانہ شعبوں میں کام یابی حاصل کی ہے۔ پہلی مصری خاتون نے لیسٹر آف رائٹس کی ڈگری حاصل کی، اور پہلی مصری اور عرب وکیل کی حیثیت سے منیرہ کا نام 1924ء میں مخلوط عدالتوں کے سامنے وکلا کی فہرست میں درج کیا گیا۔

ہیلینا سیڈاروس نے طب کے میدان میں کام یابی حاصل کی اور پہلی مصری ڈاکٹر بن گئی۔ خواتین نے سماجی انصاف پر اصرار کیا اور سائنسی طور پر اعلی درجے حاصل کیے۔ 16 مارچ 1956ء کو مصری خواتین پارلیمان کی رکن بن گئیں، مصری آئین نے انھیں باقاعدہ امیدوار بننے کی اجازت دی تھی اور انھیں پارلیمان کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق بھی دیا تھا۔

آج، سو سال اور اس سے زیادہ عرصے کے بعد، مصری عورت تمام شعبوں میں اپنی صلاحیت، قابلیت کی بنیاد پر حقیقی طور پر بااختیار بننے کا ثمر حاصل کر رہی ہے۔ مصری خواتین اب ایسے اہم عہدوں پر فائز ہو رہی ہیں، جو پہلے انھیں میسر نہیں تھے۔

آج کی مصری خاتون کی کام یابی کی یہ علامت ہے کہ خواتین کی رسائی ججوں کے پلیٹ فارم تک ہو چکی ہے۔ خواتین کچھ دن قبل ہی عدلیہ کے اس مسند تک پہنچ گئیں، جو اب تک صرف مردوں کے لیے مخصوص تھی۔ مصر کی تاریخ میں پہلی بار، 5 مارچ کو جج رضوی حلمی مسند عدالت پر بیٹھیں۔ مصری عورت کو اس کام یابی کی سہرا ”اومنیہ جاد اللہ“ کے سر باندھا جانا چاہیے، جنھوں نے قانون کی 'فیکلٹی' سے گریجویشن کیا اور بعد میں قانون میں ماسٹر ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

انھوں نے انسانی حقوق کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے، لڑکیوں کی حمایت کرنے اور مصری خواتین کی عدلیہ تک رسائی سے روکے جانے کے معاملوں کے حوالے سے امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں بیداری پیدا کی۔ وہ خواتین کے اعلی منصب پر پہنچنے کی پرزور وکالت کرتی رہی ہیں۔

عدالتوں میں خاص طور پر اور معاشرے اور عمومی طور پر خواتین کی ترقی کے معاملوں پر وہ بے حد یقین رکھتی ہیں۔ انھوں نے خواتین کے پس ماندہ رہنے اور ریاستی کونسل کے اندر ان کے حقوق دبائے جانے کے معاملات کو پوری طرح مسترد کیا ہے۔

جب کونسل نے ایک خاتون کا بہ حیثیت جج تقرر کرنے سے انکار کیا، تو امنیہ نے ریاستی کونسل میں بطور معاون مندوب مقرر ہونے کی اپنی اہلیت کے حوالے سے ایک مقدمہ دائر کیا۔ جس میں ان کا دعویٰ تھا کہ تقرری اور ملازمت کی شرائط کے مطابق انھیں بھی ریاستی کونسل میں عدلیہ کے پوڈیم تک پہنچنے کا موقع ملنا چاہیے۔

جداللہ نے خواتین کی عدلیہ تک رسائی کے حق کے دفاع کے لیے اپنی مہم جاری رکھی، یہاں تک کہ صدر جمہوریہ نے فیصلہ جاری کر دیا اور اب ریاستی کونسل میں 98 خواتین جج اپنے ساتھی ججوں کے ساتھ بنچ پر بیٹھنے کی حق دار ہو گئی ہیں۔

مصر میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت یہاں ایک خاتون وزیر سیاحت ہے۔ اب تک یہ عہدہ روایتی طور پر مردوں کے ماتحت اور ان کی بالادستی میں رہا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک خاتون کی قیادت میں اس شعبے نے بہت زیادہ کام یابیاں حاصل کی ہیں، انھوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خواتین دنیا میں تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ انھوں نے داخلی اور خارجی طور پر مصر کی بہترین نمائندگی کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی بھی چیز ناممکن نہیں ہے۔ انھوں نے تعصب کے سانچے کو توڑنے میں کام یابی حاصل کی اور اس عہدے پر کام کر کے 2019ء میں مصر کی تاریخ میں سیاحت سے ہونے والی آمدنی کے پرانے ریکارڈ توڑ دیے۔

ان کے علاوہ بہت سی ایسی شان دار مصری خواتین ہیں، جو اپنی پیشہ ورانہ اور ذاتی کام یابیوں کے ذریعے ہر روز صنفی اور جنسی تعصبات کو توڑ رہی ہیں۔ مصری پارلیمان کا ایوان بالا میں خواتین کی غیر معمولی موجودگی کے علاوہ سرکاری ملازمتوں میں خواتین کی شرح 45 فی صد تک پہنچ گئی ہے، حکومت میں خاتون وزرا کا تناسب 25 فی صد تک پہنچ گیا، یعنی وزرا کا ایک چوتھائی حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔

گذشتہ کئی برس کے دوران مختلف ریاستی اداروں میں خواتین کی نمائندگی میں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔ خواتین نے پہلی بار قومی کونسل برائے انسانی حقوق کی صدارت حاصل کی، ریاستی کونسل اور انتظامی پراسیکیوشن میں بھی ان کو اپنی کارکردگی دکھانے کا موقع ملا۔ مرکزی بینک کی پہلی ڈپٹی سربراہ، ڈپٹی گورنر، صدر جمہوریہ کی مشیر برائے قومی سلامتی اور اقتصادی عدالت کی پہلی خاتون صدر ہونے کا شرف بھی مصری خواتین کا حاصل ہو چکا ہے۔

یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ بعض سیاست دانوں نے خواتین کے ساتھ تفریق اور سوتیلے برتاؤ کے خلاف جاری خواتین کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ان کی حقوق کی فراہمی کی راہ ہموار کرنے میں مدد کی ہے، انھوں نے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کام کیا ہے اور مختلف شعبوں میں عورت کی صلاحیتوں کا کھل کر اعتراف کیا۔

آخر میں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ تعصب اور تفریق جو عورت کی ترقی اور اس کے آگے بڑھنے کو مشکل بنائے اس کو مٹا دینا چاہیے، چاہے یہ تعصب اور تفریق جان بوجھ کر ہو یا ان جانے میں۔ تعصب و تفریق کو توڑنے کے لیے، معاشرے کو سب سے پہلے یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ ناروا سلوک ہے۔ میرے خیال میں خواتین کے ساتھ اختیار کیے جانے والا تعصب ایک سماجی مسئلہ ہونے سے پہلے ایک خاندانی مسئلہ ہے۔

سچ بات تو یہ ہے کہ خواتین کے خلاف تعصب سب سے پہلے کنبے اور خاندان سے شروع ہوتا ہے۔ دراصل تعصب اور تفریق کا رواج بہت سے خاندانوں میں فطری معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ اخلاقی اور روایتی لحاظ سے نسلوں کو یہ تعصب وراثت میں ملتا ہے۔

اس کو ہمارے بچوں، مردوں اور عورتوں کی طرف سے بڑھایا جاتا ہے، اسی بنیاد پر میں کہنا چاہوں گی کہ اس تعصب کو ختم کرنا صرف قانون سازی سے مکمل نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کے لیے گھروں، دفتروں، کارخانوں، اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور ہمارے آس پاس کی جگہوں پر بیداری پیدا کرنا ہوگی، تاکہ اس صنفی اور جنسی تفریق و تعصب کا خاتمہ ہو۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ عورت اور مرد مل کر ایک محفوظ اور مستحکم معاشرہ بناتے ہیں۔

اس بات سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ عورت معاشرے کا نصف حصہ ہے، وہی خوشی کا منبع ہے، اپنے اردگرد رہنے والوں کے لیے طاقت اور توانائی کی بنیاد ہے، اپنے شوہر اور بچوں کے لیے نرمی اور محبت کا سرچشمہ ہے۔ وہ ماں ہے، بیوی ہے، بیٹی ہے اور بہن ہے۔ اسلام عورت کو ممتاز کرنے اور اسے اپنے خاندان میں ایک خاص مقام دینے کا خواہاں ہے۔

ایام جاہلیت میں بھی اسلام نے قبیلوں کے غیر انسانی رسم و رواج کو بدل کر لڑکیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا، جو معاشرہ لڑکیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اس کو۔ رسول اللہ نے حکم دیا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ آخر میں، میں ہر اس خاتون کو سلام پیش کرتی ہوں، جس نے ہمیشہ اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ ترقی اور تعمیر میں قوم کی ڈھال اور تلوار ہے۔

ماضی انتہائی ظالمانہ

بی بی سی

تسمانیہ کے شمال مشرقی ساحل کے قریب ریت کے ٹیلوں کے درمیان کچھ لوگ آگ پر بڑی بڑی مرغابیوں کا گوشت بھون رہے ہیں۔ اس کیمپ فائر کے ارد گرد جھاڑیوں کے آس پاس ان لوگوں نے چھوٹے چھوٹے خیمے لگائے ہوئے جہاں یہ رات کو سوتے ہیں۔ چھوٹی دم والی شیئر واٹر قسم کی مرغابیوں کا چربی سے بھرپور گوشت تسمانیہ کے قدیم ابورجنیز باشندوں (جنھیں پلاوا بھی کہتے ہیں) کا مرغوب کھانا رہا ہے۔ آج کی شام یہاں لگے ہوئے سلیپنگ پوڈز یا چھوٹے چھوٹے خیمے اسی قسم کے پلاوا خیموں کی طرز پر بنائے گئے ہیں جو صدیوں تک ابورجنیز قبائل کی پہچان رہے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے خیموں والے یہ سیاحتی مقام دراصل اس علاقے کی پہلی سیاحتی کمپنی نے لگائے ہیں جس کا نظام مقامی پلاوا کمیونٹی خود چلاتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ خیمے اس خطے کے قدیم مقامی باشندوں اور ان کی تہذیب کا اظہار ہیں۔ اس قدیم تہذیب کی یہ علامات اتنے زیادہ عرصے تک دنیا سے اوجھل رہیں کہ 21 برس کے تھامس، جو یہاں گائیڈ کا کام کرتے ہیں، وہ بھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ تہذیب تو کب کی مر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب میں سکول جاتا تھا تو اس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جو قسمیں کھا کر بتاتے تھے کہ تسمانیہ کے ابورجنیز قبائل کی آخری نشانی تروگانینی نیمی خاتون تھی اور اب اس موت کے بعد یہ قبائل ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکے ہیں۔' تسمانیہ کے شمال مشرقی ساحل کے قریب ریت کے ٹیلوں کے درمیان کچھ لوگ آگ پر بڑی بڑی مرغابیوں کا گوشت بھون رہے ہیں۔ اس کیمپ فائر کے ارد گرد جھاڑیوں کے آس پاس ان لوگوں نے چھوٹے چھوٹے خیمے لگائے ہوئے جہاں یہ رات کو سوتے ہیں۔ چھوٹی دم والی شیئر واٹر قسم کی مرغابیوں کا چربی سے بھرپور گوشت تسمانیہ کے قدیم ابورجنیز باشندوں (جنھیں پلاوا بھی کہتے ہیں) کا مرغوب کھانا رہا ہے۔ آج کی شام یہاں لگے ہوئے سلیپنگ پوڈز یا چھوٹے چھوٹے خیمے اسی قسم کے پلاوا خیموں کی طرز پر بنائے گئے ہیں جو صدیوں تک ابورجنیز قبائل کی پہچان رہے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے خیموں والے یہ سیاحتی مقام دراصل اس علاقے کی پہلی سیاحتی کمپنی نے لگائے ہیں جس کا نظام مقامی پلاوا کمیونٹی خود چلاتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ خیمے اس خطے کے قدیم مقامی باشندوں اور ان کی تہذیب کا اظہار ہیں۔ اس قدیم تہذیب کی یہ علامات اتنے زیادہ عرصے تک دنیا سے اوجھل رہیں کہ 21 برس کے تھامس، جو یہاں گائیڈ کا کام کرتے ہیں، وہ بھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ تہذیب تو کب کی مر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب میں سکول جاتا تھا تو اس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جو قسمیں کھا کر بتاتے تھے کہ تسمانیہ کے ابورجنیز قبائل کی آخری نشانی تروگانینی نیمی خاتون تھی اور اب اس موت کے بعد یہ قبائل ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکے ہیں۔' تسمانیہ کے شمال مشرقی ساحل کے قریب ریت کے ٹیلوں کے درمیان کچھ لوگ آگ پر بڑی بڑی مرغابیوں کا گوشت بھون رہے ہیں۔ اس کیمپ فائر کے ارد گرد جھاڑیوں کے آس پاس ان لوگوں نے چھوٹے چھوٹے خیمے لگائے ہوئے جہاں یہ رات کو سوتے ہیں۔ چھوٹی دم والی شیئر واٹر قسم کی مرغابیوں کا چربی سے بھرپور گوشت تسمانیہ کے قدیم ابورجنیز باشندوں (جنھیں پلاوا بھی کہتے ہیں) کا مرغوب کھانا رہا ہے۔ آج کی شام یہاں لگے ہوئے سلیپنگ پوڈز یا چھوٹے چھوٹے خیمے اسی قسم کے پلاوا خیموں کی طرز پر بنائے گئے ہیں جو صدیوں تک ابورجنیز قبائل کی پہچان رہے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے خیموں والے یہ سیاحتی مقام دراصل اس علاقے کی پہلی سیاحتی کمپنی نے لگائے ہیں جس کا نظام مقامی پلاوا کمیونٹی خود چلاتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ خیمے اس خطے کے قدیم مقامی باشندوں اور ان کی تہذیب کا اظہار ہیں۔ اس قدیم تہذیب کی یہ علامات اتنے زیادہ عرصے تک دنیا سے اوجھل رہیں کہ 21 برس کے تھامس، جو یہاں گائیڈ کا کام کرتے ہیں، وہ بھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ تہذیب تو کب کی مر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب میں سکول جاتا تھا تو اس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جو قسمیں کھا کر بتاتے تھے کہ تسمانیہ کے ابورجنیز قبائل کی آخری نشانی تروگانینی نیمی خاتون تھی اور اب اس موت کے بعد یہ قبائل ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکے ہیں۔' تسمانیہ کے شمال مشرقی ساحل کے قریب ریت کے ٹیلوں کے درمیان کچھ لوگ آگ پر بڑی بڑی مرغابیوں کا گوشت بھون رہے ہیں۔ اس کیمپ فائر کے ارد گرد جھاڑیوں کے آس پاس ان لوگوں نے چھوٹے چھوٹے خیمے لگائے ہوئے جہاں یہ رات کو سوتے ہیں۔ چھوٹی دم والی شیئر واٹر قسم کی مرغابیوں کا چربی سے بھرپور گوشت تسمانیہ کے قدیم ابورجنیز باشندوں (جنھیں پلاوا بھی کہتے ہیں) کا مرغوب کھانا رہا ہے۔ آج کی شام یہاں لگے ہوئے سلیپنگ پوڈز یا چھوٹے چھوٹے خیمے اسی قسم کے پلاوا خیموں کی طرز پر بنائے گئے ہیں جو صدیوں تک ابورجنیز قبائل کی پہچان رہے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے خیموں والے یہ سیاحتی مقام دراصل اس علاقے کی پہلی سیاحتی کمپنی نے لگائے ہیں جس کا نظام مقامی پلاوا کمیونٹی خود چلاتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ خیمے اس خطے کے قدیم مقامی باشندوں اور ان کی تہذیب کا اظہار ہیں۔ اس قدیم تہذیب کی یہ علامات اتنے زیادہ عرصے تک دنیا سے اوجھل رہیں کہ 21 برس کے تھامس، جو یہاں گائیڈ کا کام کرتے ہیں، وہ بھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ تہذیب تو کب کی مر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب میں سکول جاتا تھا تو اس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جو قسمیں کھا کر بتاتے تھے کہ تسمانیہ کے ابورجنیز قبائل کی آخری نشانی تروگانینی نیمی خاتون تھی اور اب اس موت کے بعد یہ قبائل ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکے ہیں۔'

'مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دوں کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ میرا اپنا تعلق یہاں کے قدیم قبائل سے ہے۔' تروگانینی نامی خاتون کے بارے میں یہ داستان سنہ 1876 میں ان کی موت کے ساتھ ہی مشہور ہوگئی تھی کہ وہ یہاں کے قدیم قبائل کی آخری فرد تھیں اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ یہ وہ دن تھے جب یورپی لوگوں کو آسٹریلیا کے ان جزیروں پر بسے ہوئے تقریباً 80 برس ہو چکے تھے۔ یورپی اقوام کی ان جزیروں پر آمد کے بعد پلاوا کمیونٹی پر مظالم کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ کبھی ان لوگوں کو 'تہذیب سکھانے اور مسیحیت کے دائرے' میں داخل کرنے کے نام پر زبردستی مدرسوں میں ڈالا گیا، تو کبھی انھیں 'بلیک لائن آف 1830' کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سکیم کے تحت سفید فام یورپیوں نے تسمانیہ کے پورے جزیرے کو گھیرے میں لے لیا تھا تاکہ قدیم قبائل کے بچے کھچے لوگوں کو پکڑ لیا جائے لیکن پلاوا کمیونٹی نے نہایت چالاکی سے خود کو بچایا اور ان کے صرف دو باشندے ہی یورپیوں کے ہاتھ لگے۔ 'مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دوں کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ میرا اپنا تعلق یہاں کے قدیم قبائل سے ہے۔' تروگانینی نامی خاتون کے بارے میں یہ داستان سنہ1876 میں ان کی موت کے ساتھ ہی مشہور ہوگئی تھی کہ وہ یہاں کے قدیم قبائل کی آخری فرد تھیں اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ یہ وہ دن تھے جب یورپی لوگوں کو آسٹریلیا کے ان جزیروں پر بسے ہوئے تقریباً 80 برس ہو چکے تھے۔ یورپی اقوام کی ان جزیروں پر آمد کے بعد پلاوا کمیونٹی پر مظالم کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ کبھی ان لوگوں کو 'تہذیب سکھانے اور مسیحیت کے دائرے' میں داخل کرنے کے نام پر زبردستی مدرسوں میں ڈالا گیا، تو کبھی انھیں 'بلیک لائن آف 1830' کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سکیم کے تحت سفید فام یورپیوں نے تسمانیہ کے پورے جزیرے کو گھیرے میں لے لیا تھا تاکہ قدیم قبائل کے بچے کھچے لوگوں کو پکڑ لیا جائے لیکن پلاوا کمیونٹی نے نہایت چالاکی سے خود کو بچایا اور ان کے صرف دو باشندے ہی یورپیوں کے ہاتھ لگے۔ 'مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دوں کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ میرا اپنا تعلق یہاں کے قدیم قبائل سے ہے۔' تروگانینی نامی خاتون کے بارے میں یہ داستان سنہ1876 میں ان کی موت کے ساتھ ہی مشہور ہوگئی تھی کہ وہ یہاں کے قدیم قبائل کی آخری فرد تھیں اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ یہ وہ دن تھے جب یورپی لوگوں کو آسٹریلیا کے ان جزیروں پر بسے ہوئے تقریباً 80 برس ہو چکے تھے۔ یورپی اقوام کی ان جزیروں پر آمد کے بعد پلاوا کمیونٹی پر مظالم کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ کبھی ان لوگوں کو 'تہذیب سکھانے اور مسیحیت کے دائرے' میں داخل کرنے کے نام پر زبردستی مدرسوں میں ڈالا گیا، تو کبھی انھیں 'بلیک لائن آف 1830' کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سکیم کے تحت سفید فام یورپیوں نے تسمانیہ کے پورے جزیرے کو گھیرے میں لے لیا تھا تاکہ قدیم قبائل کے بچے کھچے لوگوں کو پکڑ لیا جائے لیکن پلاوا کمیونٹی نے نہایت چالاکی سے خود کو بچایا اور ان کے صرف دو باشندے ہی یورپیوں کے ہاتھ لگے۔ 'مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ لوگوں کی باتوں کا کیا جواب دوں کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ میرا اپنا تعلق یہاں کے قدیم قبائل سے ہے۔' تروگانینی نامی خاتون کے بارے میں یہ داستان سنہ1876 میں ان کی موت کے ساتھ ہی مشہور ہوگئی تھی کہ وہ یہاں کے قدیم قبائل کی آخری فرد تھیں اور یہ لوگ ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ یہ وہ دن تھے جب یورپی لوگوں کو آسٹریلیا کے ان جزیروں پر بسے ہوئے تقریباً 80 برس ہو چکے تھے۔ یورپی اقوام کی ان جزیروں پر آمد کے بعد پلاوا کمیونٹی پر مظالم کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ کبھی ان لوگوں کو 'تہذیب سکھانے اور مسیحیت کے دائرے' میں داخل کرنے کے نام پر زبردستی مدرسوں میں ڈالا گیا، تو کبھی انھیں 'بلیک لائن آف 1830' کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سکیم کے تحت سفید فام یورپیوں نے تسمانیہ کے پورے جزیرے کو گھیرے میں لے لیا تھا تاکہ قدیم قبائل کے بچے کھچے لوگوں کو پکڑ لیا جائے لیکن پلاوا کمیونٹی نے نہایت چالاکی سے خود کو بچایا اور ان کے صرف دو باشندے ہی یورپیوں کے ہاتھ لگے۔

پلاوا کمیونٹی کے خلاف ان سلسلہ وار مظالم کو آج مقامی قبائل کی نسل کشی کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں سنہ 2016 کی مردم شماری میں ریاست تسمانیہ کے 23 ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنی نسلی شناخت ابورجنیز بتائی تھی، جو کہ ریاست کی کل آبادی کا چار اعشاریہ چھ فیصد بنتا ہے۔ یہ تناسب قومی اوسط سے زیادہ ہے کیونکہ مردم شماری کے مطابق قومی سطح پر تین اعشاریہ تین فیصد لوگوں نے کہا تھا کہ ان کا تعلق قدیم ابورجنیز قبائل سے ہے۔ پلاوا کمیونٹی کی الگ شناخت کے حوالے سے حالیہ برسوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ برسوں میں بہت سے لوگوں نے اپنی قدیم تہذیب کو گلے لگایا اور وہ اب اس شناخت پر فخر کرتے ہیں۔ سنہ 2014 میں حکومت نے ریاست تسمانیہ کے کچھ مقامات کو دو نام عطا کرنے شروع کر دیے تھے، انگریزی نام اور اس کے ساتھ پلاوا نام۔ اس کی ایک مثال ماؤنٹ ویلینگٹن ہے جس کا نام تبدیل کر کے کنانی ماؤنٹ ویلنگٹن کر دیا گیا۔ اسی طرح تسمانیہ کے شمال مغربی حصے میں پائے جانے والے جنگل کا نیا نام تاکیانہ ٹرکین رکھ دیا گیا۔ پلاوا کمیوٹی کے خلاف ان سلسلہ وار مظالم کو آج مقامی قبائل کی نسل کشی کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں سنہ 2016 کی مردم شماری میں ریاست تسمانیہ کے 23 ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنی نسلی شناخت ابورجنیز بتائی تھی، جو کہ ریاست کی کل آبادی کا چار اعشاریہ چھ فیصد بنتا ہے۔ یہ تناسب قومی اوسط سے زیادہ ہے کیونکہ مردم شماری کے مطابق قومی سطح پر تین اعشاریہ تین فیصد لوگوں نے کہا تھا کہ ان کا تعلق قدیم ابورجنیز قبائل سے ہے۔ پلاوا کمیونٹی کی الگ شناخت کے حوالے سے حالیہ برسوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ برسوں میں بہت سے لوگوں نے اپنی قدیم تہذیب کو گلے لگایا اور وہ اب اس شناخت پر فخر کرتے ہیں۔ سنہ 2014 میں حکومت نے ریاست تسمانیہ کے کچھ مقامات کو دو نام عطا کرنے شروع کر دیے تھے، انگریزی نام اور اس کے ساتھ پلاوا نام۔ اس کی ایک مثال ماؤنٹ ویلینگٹن ہے جس کا نام تبدیل کر کے کنانی ماؤنٹ ویلنگٹن کر دیا گیا۔ اسی طرح تسمانیہ کے شمال مغربی حصے میں پائے جانے والے جنگل کا نیا نام تاکیانہ ٹرکین رکھ دیا گیا۔ پلاوا کمیوٹی کے خلاف ان سلسلہ وار مظالم کو آج مقامی قبائل کی نسل کشی کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں سنہ 2016 کی مردم شماری میں ریاست تسمانیہ کے 23 ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنی نسلی شناخت ابورجنیز بتائی تھی، جو کہ ریاست کی کل آبادی کا چار اعشاریہ چھ فیصد بنتا ہے۔ یہ تناسب قومی اوسط سے زیادہ ہے کیونکہ مردم شماری کے مطابق قومی سطح پر تین اعشاریہ تین فیصد لوگوں نے کہا تھا کہ ان کا تعلق قدیم ابورجنیز قبائل سے ہے۔ پلاوا کمیونٹی کی الگ شناخت کے حوالے سے حالیہ برسوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ برسوں میں بہت سے لوگوں نے اپنی قدیم تہذیب کو گلے لگایا اور وہ اب اس شناخت پر فخر کرتے ہیں۔ سنہ 2014 میں حکومت نے ریاست تسمانیہ کے کچھ مقامات کو دو نام عطا کرنے شروع کر دیے تھے، انگریزی نام اور اس کے ساتھ پلاوا نام۔ اس کی ایک مثال ماؤنٹ ویلینگٹن ہے جس کا نام تبدیل کر کے کنانی ماؤنٹ ویلنگٹن کر دیا گیا۔ اسی طرح تسمانیہ کے شمال مغربی حصے میں پائے جانے والے جنگل کا نیا نام تاکیانہ ٹرکین رکھ دیا گیا۔

اس سال ریاست کے 15 مقامات کے لیے نئے ناموں کی منظوری دی گئی جس کے بعد تسمانیہ میں ایسے مقامات کی تعداد 25 ہوگئی جن کے نام تبدیل ہو چکے ہیں۔ 'ووکالیناواک' نام سیاحتی پروگرام کا آغاز 2018 میں ہوا تھا جس کے بعد اب زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو پلاوا تہذیب، ان کے دیہاتوں اور ان کی لوک کہانیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اب ریاست کے سکولوں میں ابورجنیز قبائل کے تاریخ کے بارے میں بھی پڑھایا جا رہا اور ان قبائل کے روایتی فنون بھی لوگوں کے سامنے آ رہے ہیں، جن میں سیپیوں کے ہار اور درختوں کی کھال اور پتوں سے ٹوکریاں بنانے جیسے فن شامل ہیں۔

پلاوا کمیوٹی سے تعلق رکھنے والے فنکار، کیلب نکولس مانسل نے تسمانیہ کے شمال مغربی ساحل کے قریب ایک قصبے میں اپریل 2021 میں ایک آرٹ گیلری کا آغاز کیا، جہاں اب اس کمیونٹی کے 19 فنکاروں کے فن پاروں کی نمائش کی جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی گیلری وہ پہلا ادارہ ہے جو پلاوا آرٹ کو دنیا کے سامنے لا رہا ہے۔ نکولس مانسل سمجھتے ہیں کہ حالیہ برسوں میں جس طرح پلاوا کلچر کو ایک نئی شناخت ملی ہے اس میں 'بلیک لائیوز میٹر' جیسی تحریک کا بھی بڑا ہاتھ ہے جس کے بعد لوگوں کو احساس ہوا کہ ریاست تسمانیہ کا ماضی بھی نسلی اعتبار سے کس قدر ظالمانہ رہا۔ ان کے بقول 'میں سمجھتا ہوں کہ ہم اب اس جگہ پہنچ چکے ہیں جہاں ہمیں اس (ظالمانہ ماضی) کا اعتراف کرنا ہوگا۔ ہم اس وقت تک آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک ہم تسلیم نہ کر لیں کہ ماضی میں کیا ہو چکا ہے۔' 'میرے خیال میں (تسمانیہ کی قدیم) تاریخ میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی وجہ ہے کہ جب ہم سچ بولنے، ماضی کو تسلیم کرنے اور اس سے سمجھوتہ کرنے کی بات کرتے ہیں، تو اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم ماضی کی قدر کرنا سیکھیں اور یہ کام آپ آرٹ اور کلچر کے ذریعے کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ ماضی سے براہ راست لڑنا شروع کر دیں۔' ہم ماضی کی قدر کرنا سیکھیں اور یہ کام آپ آرٹ اور کلچر کے ذریعے کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ ماضی سے براہ راست لڑنا شروع کر دیں۔'

وطن سرینگر

قیمتیں اب آسمان کو چھو رہی ہیں

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کی وجہ سے اب لوگ پیدل چلنے کو ہی ترجیح دینے لگے ہیں اور دہائیوں سے جن کے پاس گاڑیاں تھیں وہ ان کو فروخت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں لیکن خریدار نہیں ملتے ہیں جبکہ ٹرانسپورٹ یعنی چھوٹی بڑی گاڑیوں کے ٹیکسز اور دیگر چارجز اتنے زیادہ کئے گئے ہیں کہ مشکل سے کوئی گاڑی رکھ سکتا ہے اور پسنجر گاڑیاں چلانے والے بالکل مایوس ہیں۔ لوگ ماضی میں اس لئے پیدل سفر کرتے تھے کہ ان کے پاس وسائل دستیاب نہیں تھے لیکن جب سائنسدانوں نے نئی ایجادات کو سامنے لایا تو ان حالات میں لوگوں راحت کی سانس لی۔ اب چلنے کیلئے زمین میں ہی نہیں فضا میں بھی سفر کرتے ہیں لیکن آرام سہولیات دستیاب ہونے کے باوجود بھی لوگ ناقص نظام کے باعث پریشان حال ہیں۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ ٹرانسپورٹ میں اضافہ لوگوں کیلئے خوش آئند اور آرام کا سبب بنا ہوا تھا کیونکہ اس سہولیت سے لوگ دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کر سکتے ہیں لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کے علاوہ ٹرانسپورٹرس کو گونا گوں مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ جموں وکشمیر بالخصوص وادی کی سڑکیں کھنڈرات ہیں یا اتنی چست وتنگ ہیں جس کے نتیجے میں گاڑیوں کے پُرزے خراب ہوتے ہیں، سفر کے دوران وقت کا زیاں ہوتا ہے اور آئے روز دلدوز حادثات پیش آتے ہیں۔ اسی طرح سے ٹریفک قوانین اور قواعد وضوابط کا کوئی پاس لحاظ نہیں رکھا جاتا ہے اور اس غیر قانونی وغیر اصولی طریقے کار سے ٹریفک جام اور المناک حادثات کا پیش آنا اب معمول بن گیا ہے۔ جبکہ پٹرولیم مصنوعات بشمول ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ دیکھنے کی خبریں موصولہ ہو رہی ہیں اور پیٹرول وڈیزل کی قیمتیں اب آسمان کو چھو رہی ہیں۔ نجی گاڑی مالکان یا مسافر گاڑیوں کے ڈرائیور پریشان حال ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گاڑیوں میں سفر کرنے والوں کیلئے بھی مسائل پیدا ہوئے ہیں اور جن کے پاس آمدنی کے ذرایع محدود ہیں یا اقتصادی بدحالی کے شکار ہوئے ہیں۔ ٹرانسپورٹرس کو ٹیکسز کی بھرمار نے بھی خستہ کر دیا ہے جبکہ سڑکوں میں ایسے کھڈ اور خندق ہیں کہ گاڑی چلاتے وقت ڈرائیور کے قابو سے باہر جاتی ہے اور ایسے دلدوز والمناک حادثات پیش آتے ہیں جن میں انسانی جانیں تلف ہو جاتی ہیں اور آئے روز یہ خبریں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ سے وابستہ ڈرائیور ٹریفک قوانین کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں آئے روز حادثات پیش آتے رہتے ہیں جبکہ بدترین ٹریفک جام بھی اسی کا نتیجہ ہے اور مسافر گھنٹوں ہا چوراہوں، شاہراؤں اور اندرونی سڑکوں میں درماندہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کو اعتدال پر لایا جائے، سڑکوں کی تجدید ومرمت کیلئے جنگی پیمانے پر اقدامات اٹھائے جائیں اور ٹرانسپورٹ سے وابستہ ڈرائیوروں کو ٹریفک قوانین کی عملی آوری کیلئے پابند بنایا جائے تاکہ حادثات کا نہ تھمنے والا سلسلہ تھم جائے اور ٹریفک جام واضافی کرایہ سے لوگ نجات حاصل کر سکیں گے۔

باقیات

101

سجاد احمد میر، غلام محی الدین، بشیر احمد وگے، رتیش سمبیال، دیودر سنگھ، عابد حسین رفیقی، امتیاز احمد نندا، نریندر سنگھ، طاہر حسین، اشوک سنگھ، نریش کمار سمیت متعدد افسران شامل ہیں۔ دیگر افسران میں دھیرج کمار، انوبتی، منظور احمد ڈار، محمد عبداللہ وانی، عبدالحمید ڈار، جبین اختر، معروف احمد، عبدالرشید خان، غلام محمد بٹ، انو کمار، دیپک تلسی، مشتاق احمد، چمپا سمستان، محمد باقر، منوج کمار، محمد اسلم، سنجیو کمار، سوما رام لنگے، شیوم کمار، عدنان الحق، سہیل اقبال، گگن دیپ سنگھ، سونالی کولی، فیصل عارف ریشو، راجیو رانا، نوید شوکت، روہت گپتا، وکرم ناگ، کبریٰ نذیر، ممتا شرما، انم ظہور منہاس، شاکر حسن، ندھی کوتوال، فیصل حسین، خادم حسین، سید عقیل شاہ، آصف مصطفیٰ، روحان فاروق، کنزس ڈولما، وکرم سرگل، راجیش چندن، ست جگت، انجنا، رخسانہ چودھری، اور دیگر شامل ہیں۔ ترقی پانے والے دیگر افسران میں دلبیر سنگھ، کلدیپ ہندو، اکشے کھجوریا، سجاد حسین، انیل ساگر، فاروق احمد، مجاہد نذیر، سنیل کمار، جتیندر سنگھ، جگپال شرما، اشوک کمار، سشیل کمار، سنیل سنگھ، جگمت دورجے، سرتاج احمد، سرجیت سنگھ، ترن سنگھ، ستویر سنگھ، بھگوان داس، محمد عباس، شیخ فردوس، پنچ کمار، سکھویر سنگھ، برکت حسین، گرمیت سنگھ، ویشال شرما، منجیت سنگھ، پون شرما، شرت چندر سنگھ، پرلادھ کمار، نوید احمد شاہ، کرشن رتن، سریندر پال سنگھ، شنکر بہادر، محمد مقبول، عبدالرحمن، انیتا کتل، انیل کمار، محمد یوسف، نثار احمد میر، کاشی کانت، پنل نکو، ستیش رائنا، مشتاق احمد، محمد اقبال، اجے کمار، رنبیر سنگھ، اشونی کمار، جاوید احمد، ویشال سنگھ جموال، محمد ایوب راتھر، راجیش آنند، ونیش شرما، پردیپ کمار، سنجیو سنگھ سلاتھیا، راجیش جموال، گرپراب سنگھ، چمپا دیوی، راج کمار کول، کیول کشور، مرتضیٰ احمد، پرویز سجاد، معصوف احمد، شیخ منظور، ارجن چب، سرجیت سنگھ، دھرمیندر سنگھ، سورجیت سنگھ، شفیق احمد، خدمختار دیو، محمد سلیمان چیچی، فاروق احمد وانی، رمیشور دت، ہرمہندر سنگھ، نصیر احمد خان، خورشید الرحمن، شکیل احمد، راج کمار شرما، ورندر گپتا، ستویندر سنگھ، باسنتی بھٹ، دیوندر سنگھ، سرادیپ سنگھ جموال، محمد اشرف بٹ، تائز الحسین، شیندر سنگھ، ونود کمار، موہندر پال اور محمد اکبر شامل ہیں۔ واضح رہے کہ ان ترقیوں کا نفاذ عدالتوں میں زیر التوا کسی بھی عرضداشت کے حتمی فیصلے سے مشروط ہوگا۔ یہ ترقیاں محکمہ پولیس کے نظام کو مزید مستحکم کرنے اور افسران کی خدمات کے اعتراف میں ایک اہم پیش رفت قرار دی جارہی ہیں۔

102

میٹنگ کے دوران، وزیراعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ایک وکست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) ہر ہندوستانی شہری کا ہدف ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ اگر مرکزی اور ریاستی حکومتیں مل کر کام کریں تو کوئی ہدف ناممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہر ریاست وکشت یعنی ترقی یافتہ ہوگی، تو بھارت بھی وکشت یعنی ترقی یافتہ ہوگا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ترقی یافتہ بھارت اس ملک کے 140 کروڑ شہریوں کی خواہش اور ہداف بھی ہے۔ مودی نے کہا کہ ریاستی حکومت کو چاہئے کہ وہ اپنی ریاست میں کم از کم ایک سیاحتی مقام کو عالمی معیار کے مطابق تیار کرے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ریاستوں کو عالمی معیار کے مطابق اور تمام سہولیات اور بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتے ہوئے فی ریاست کم از کم ایک سیاحتی مقام تیار کرنا چاہیے۔ ایک ریاست: ایک عالمی منزل۔ یہ پڑوسی شہروں کو بھی سیاحتی مقامات کے طور پر ترقی دینے کا باعث بنے گا۔ وزیراعظم نے خواتین کو افرادی قوت میں شامل کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں قانون، پالیسیاں بنانے چاہئیں تا کہ وہ باعزت طریقے سے افرادی قوت میں شامل ہو سکیں۔ وزیراعظم نے مزید کہا کہ ہمیں اس انداز میں کام کرنا چاہیے کہ نافذ کردہ پالیسیوں سے عام شہریوں کی زندگیوں میں تبدیلی آئے۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگ تبدیلی کو محسوس کرتے ہیں، تب ہی یہ تبدیلی کو تقویت دیتا ہے اور تبدیلی کو ایک تحریک میں تبدیل کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے پاس ایک ٹیم کے طور پر 140 کروڑ لوگوں کی امنگوں کو پورا کرنے کا بہترین موقع ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ اگر مرکز اور ریاستیں ٹیم انڈیا کی طرح مل کر کام کریں تو کوئی مقصد ناممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کی رفتار کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نیتی آیوگ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیراعظم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں ترقی کی رفتار کو بڑھانا ہے۔ اگر مرکز اور تمام ریاستیں ایک ساتھ آئیں اور ٹیم انڈیا کی طرح مل کر کام کریں تو کوئی بھی مقصد ناممکن نہیں ہے۔ مودی نے کہا، "ہمیں ہر ریاست کو وکست، ہر شہر وکست، ہر نگر پالیکا وکست اور ہر گاؤں کو وکست بنانے کا مقصد ہونا چاہیے، اگر ہم ان خطوط پر کام کرتے ہیں تو ہمیں 2047 تک وکشت بھارت بننے کے لیے انتظار نہیں کرنا پڑے گا"۔ وزیراعظم مودی نے یہ بھی تجویز کیا کہ ریاستوں کو عالمی معیار کے مطابق اور تمام سہولیات اور بنیادی ڈھانچہ فراہم کر کے فی ریاست کم از کم ایک سیاحتی مقام تیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ریاست: ایک عالمی منزل۔ یہ پڑوسی شہروں کو بھی سیاحتی مقامات کے طور پر ترقی کا باعث بنے گا۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان تیزی سے شہری بن رہا ہے، مودی نے کہا، ہمیں مستقبل کے لیے تیار شہروں کے لیے کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ترقی، اختراع اور پائیداری ہندوستان کے شہروں کی ترقی کا انجن ہونا چاہیے۔ مودی نے خواتین کو افرادی قوت میں شامل کرنے کے لیے کام کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں قانون اور پالیسیاں بنانے چاہئیں تاکہ انہیں باعزت طریقے سے افرادی قوت میں ضم کیا جا سکے۔ گورننگ کونسل، نیتی آیوگ کی سب سے بڑی باڈی، میں تمام ریاستی وزرائے اعلیٰ، مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنرز اور کئی مرکزی وزراء شامل ہیں۔ وزیراعظم مودی اس کے چیئرپرسن ہیں۔ آپریشن سندھ کے بعد تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنرز کے ساتھ وزیراعظم کی یہ پہلی بڑی میٹنگ ہے۔

103

اور وہ لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے آرہے ہیں۔ وہ ان تمام اداروں کا دورہ کریں گے جو گولہ باری سے متاثر ہوئے ہیں وہ سول سوسائٹی سے ملاقات کریں گے اور ان سے بات کریں گے، اور پھر وہ ڈاک بنگلے آئیں گے۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ ایک "تیسرے ملک" نے ہندوستان اور پاکستان کی طرف سے فوجی کارروائی روکنے کا اعلان کیوں کیا۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ پاکستان جنگ بندی پر کاربند رہے گا، حالانکہ سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے تیسرے فریق کی مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کے باوجود تیسرے ملک نے اس کا اعلان کیوں کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ (پاکستان) آگے کیا کر سکتا ہے، اس لیے سکیورٹی فورسز کو چوکنا رہنا ہوگا۔

104

معذور افراد میں مصنوعی ایڈز، معاون آلات تقسیم کئے گئے کلگام // انفو // وزیر برائے سماجی بہبود، تعلیم اور صحت اور میڈیکل ایجوکیشن سکینہ ایتو نے کہا کہ معاشرے کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود مسٹر عمر عبداللہ کی قیادت والی موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ان باتوں کا اظہار وزیر نے ضلع کلگام کے ڈی ایچ پورہ حلقہ میں معذور افراد میں مصنوعی امداد اور معاون آلات تقسیم کرنے کے بعد لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے عمر عبداللہ کی زیر قیادت حکومت کے معاشرے کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود کیلئے وابستگی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاشرے کے پچھڑے اور پسماندہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مدد فراہم کرنے کیلئے حکومت نے پہلے ہی سماجی بہبود کی مختلف اسکیموں کے تحت پنشن میں اضافہ کیا ہے۔ منشیات کی لعنت کے بڑھتے ہوئے خطرات پر بات کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ان دنوں معاشرے میں منشیات کی لت ایک سنگین تشویش ہے۔ انہوں نے اسٹیک ہولڈرز سے اپیل کی کہ وہ اس لعنت کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے اپنا رول ادا کریں۔ محترمہ سکینہ نے کہا کہ منشیات کی لت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کیلئے ہمارے نوجوانوں اور آنے والی نسل کی حفاظت کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشترکہ کارروائی کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام میں مقامی باشندوں، عہدیداروں اور مستفید افراد کی طرف سے شرکت کا مشاہدہ کیا گیا جنہوں نے حکومت کی طرف سے مسلسل حمایت اور رسائی کیلئے اظہار تشکر کیا

105

شروع ہونے والی ہیٹ ویو سے راحت ملنے کی امید ہے، موسمیاتی مرکز سری نگر کے مطابق درجہ حرارت 23 ڈگری سینٹی گریڈ تک گرنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران دن کا درجہ حرارت پوری وادی میں معمول سے کئی ڈگری زیادہ رہا۔ کشمیر میں صبح سویرے سے موسم ابر آلود رہا ہے جہاں بارشوں کے قوی امکانات نظر آرہے تھے اس دوران وادی کے مختلف علاقوں میں محکمہ موسمیات کے پیش گوئی کے عین مطابق بعد دوپہر یہاں تیز آندھی اور بارشوں کے علاوہ شدید ژالہ باری بھی کچھ علاقوں میں ہوئی۔ لوگوں نے بتایا ہیٹ ویو سے قدرے راحت ملی تاہم ژالہ باری سے شوپیان اور کولگام کے ڈی ایچ پورہ سمیت متعدد علاقوں میں شدید ژالہ باری سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے میوہ باغات اور دیگر فصلوں کے ساتھ ساتھ سبزیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جمعہ کو، موسم گرما کے دارالحکومت سری نگر میں زیادہ سے زیادہ 33.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے کچھ 7.8 ڈگری زیادہ ہے۔ جمعرات کو سری نگر میں تیسرا سب سے زیادہ درجہ حرارت 34.4 سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو 31 مئی 1956 کو دوسرے سب سے زیادہ 35 سینٹی گریڈ کے بعد تھا۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز کشمیر کے بیشتر حصوں میں وقفے وقفے سے بارش اور گرج چمک کے ساتھ عام طور پر ابر آلود رہنے کی پیش گوئی کی ہے، جب کہ جموں کے کچھ حصوں میں بھی بارش، تیز ہواؤں اور الگ تھلگ شدید بارشیں ہوسکتی ہیں۔ ہیٹ ویو کے باعث محکمہ تعلیم نے جمعرات کو پیر سے اسکولوں کے اوقات کار میں تبدیلی کا اعلان کر دیا۔

106

اجاگر کرنے کا عہد کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی ہفتہ کی صبح دوسرے کئی لیڈران کے ہمراہ پونچھ پہنچے، اور انہوں نے پونچھ شہر کا دورہ کیا اور متاثرہ آبادی کیساتھ ایک گھنٹے سے زیادہ بات چیت کی، بشمول وہ خاندان جنہوں نے 7 مئی سے 10 مئی کے درمیان گولہ باری میں اپنے عزیزوں کو کھو دیا تھا۔ راہول گاندھی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ یہ ایک بڑا سانحہ ہے۔ بہت سے لوگ اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ انہوں نے (پاکستانی فوج) نے براہ راست شہری اہداف کو نشانہ بنایا۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ میں نے لوگوں سے بات کی اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی اور انہوں نے مجھ سے قومی سطح پر اپنا مسئلہ اٹھانے کو کہا جو میں کروں گا۔ بعد میں، ایکس پر ایک پوسٹ میں، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہول گاندھی نے کہا کہ آج میں نے پونچھ میں پاکستانی فوجیوں کی گولہ باری میں اپنی جانیں گنوانے والوں کے خاندانوں سے ملاقات کی، تباہ شدہ مکانات، بکھرے ہوئے سامان، نم آنکھیں اور پیاروں کو کھونے کی دردناک کہانیاں۔ انہوں نے کہا کہ یہ محب وطن خاندان جنگ کا سب سے بڑا بوجھ حوصلے اور وقار کے ساتھ اٹھاتے ہیں۔ ہر بار سلام پیش کرتے ہیں۔ راہول گاندھی نے مزید کہا کہ میں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کے مطالبات اور مسائل کو قومی سطح پر ضرور اٹھاؤں گا۔ ان کے ساتھ کانگریس کے سینئر لیڈران، پارٹی کی جموں و کشمیر یونٹ کے صدر طارق حمید قرہ اور اے آئی سی سی جنرل سکریٹری جی اے میر بھی تھے۔ یاد رہے راہول گاندھی نے 25 اپریل کو دہشت گردانہ حملے میں زخمی ہونے والوں سے ملنے سری نگر کا دورہ کیا۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر، چیف منسٹر اور اس وقت کے کئی اسٹیک ہولڈرز سے بھی ملاقات کی تھی۔ پارٹی کے ایک رہنما نے بتایا کہ ہفتہ کی صبح کانگریس کے سابق صدر راہول گاندھی جموں ہوائی اڈے پر پہنچے اور سرحد پار گولہ باری سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے اور سوگوار خاندانوں سے ملنے کے لیے ہیلی کاپٹر میں پونچھ کے لیے روانہ ہوئے۔ پہلگام قتل عام کے جواب میں 7 مئی کو پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں دہشت گردی کے نو مراکز پر آپریشن سندور کے تحت ہندوستان کی طرف سے درست حملے کیے جانے کے بعد پونچھ سیکٹر میں توپ خانے اور مارٹر گولہ باری میں اضافہ ہوا تھا۔ جموں و کشمیر میں 7 سے 10 مئی کے درمیان پاکستان کی طرف سے توپ خانے کی گولہ باری، میزائلوں اور ڈرون حملوں کی لہر میں 28 افراد ہلاک ہوئے، 13 صرف پونچھ ضلع میں، اور 70 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ حکومت کے زیر انتظام ریلیف کیمپوں میں پناہ لینے کے لیے لائن آف کنٹرول اور بین الاقوامی سرحدی علاقوں سے ہزاروں افراد نے نقل مکانی کی، اور ابھی بھی بے شمار لوگ ریلیف کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔ بھارت اور پاکستان نے 10 مئی کو سرحد پار سے ڈرون اور میزائل حملوں کے چار دنوں کے بعد فوجی محاذ آرائی ختم کرنے کے لیے ایک مفاہمت کی تھی۔

107

گجرات، ہریانہ اور کرناٹک میں لگاتار نئے کیسز ریکارڈ کیے جارہے ہیں۔ کورونا کے بڑھتے کیسز کو دیکھتے ہوئے کئی ریاستوں میں محکمہ صحت نے ایڈوائزری بھی جاری کر دی ہے اور اسپتالوں کو الرٹ پر رہنے کا حکم صادر کردیا گیا ہے۔ مہاراشٹر میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں کورونا کے 45 معاملے سامنے آئے ہیں، جس نے لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مہاراشٹر میں جو 45 نئے کورونا کیسز ریکارڈ ہوئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ 35 کا تعلق ممبئی سے ہے۔ جنوری 2025 سے اب تک مہاراشٹر میں مجموعی طور پر 6819 لوگوں کا کووڈ ٹیسٹ کروایا گیا ہے، جن میں 210 پازیٹو ملے ہیں۔ ممبئی میں مجموعی طور پر 183 پازیٹو مریض ملے، جن میں سے 81 صحت یاب ہو چکے ہیں اور بقیہ میں ہلکی علامتیں موجود ہیں۔ یعنی گھبرانے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے، لیکن احتیاط کا دامن بھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ گجرات میں صرف جمعرات (22 مئی) کو کورونا کے 15 معاملے درج کیے گئے، جبکہ کیرالہ کی وزیر صحت وینا جارج نے گزشتہ دنوں مطلع کیا کہ مئی ماہ میں کووڈ-19 کے 182 معاملے ریاست میں درج کیے گئے ہیں۔ بعد میں ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ کیرالہ میں یکم مئی سے اب تک 273 کیسز سامنے آچکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کیرالہ میں الرٹ جاری کر دیا گیا ہے اور نگرانی بھی بڑھ گئی ہے۔ کرناٹک میں بھی کورونا کے کئی فعال کیسز ہیں۔ 23 مئی کو ہی بنگلورو میں 9 ماہ کا بچہ کووڈ پازیٹو پایا گیا ہے۔ غازی آباد میں بھی کورونا کے 4 پازیٹو معاملے سامنے آئے ہیں۔ ملک کی راجدھانی دہلی میں اس وقت کووڈ کے 23 فعال معاملے ہیں۔ دہلی کے وزیر صحت پنکج سنگھ نے اس سلسلے میں محکمہ صحت کو الرٹ رہنے کی ہدایت دے دی ہے۔ اسپتالوں کے لیے ایڈوائزری بھی 23 مئی کو جاری کیا گیا جس میں کئی احتیاطی قدم اٹھانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ پھر بھی حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان میں ابھی کورونا کا پھیلاؤ اس تیزی سے نہیں ہو رہا ہے، جتنا کہ ہانگ کانگ اور سنگاپور جیسے ممالک میں دیکھنے کو مل رہا ہے۔ تھائی لینڈ اور چین میں بھی حالات فکر انگیز ہو گئے ہیں۔

108

نے شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے متعلقہ افراد پر زور دیا کہ وہ پانی کے دباؤ والے علاقوں میں پائیدار اثاثوں کی تشکیل کیلئے اس اسکیم کا بہترین استعمال کریں۔ انہوں نے اس طرح کے اقدامات میں برادری کی شرکت پر زور دیا تا کہ یہ اقدامات ان کیلئے سب سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکیں۔ انہوں نے اس پرچم بردار اسکیم کے تحت شامل مختلف اضلاع میں جاری پیش رفت کا جائزہ لیا اور کاموں کو ترجیح دینے پر زور دیا جو خاص علاقوں کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔ چیف سیکرٹری نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ سائٹوں کے متواتر دورے کریں تا کہ اس اسکیم کے تحت انجام دیئے جانے والے کاموں پر نظر رکھی جا سکے۔ پرنسپل سیکرٹری فائنانس اور اے پی ڈی شلیندر کمار نے اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے ڈی پی آرز میں دیگر آبپاشی کے کاموں کو شامل کرنے پر زور دیا تا کہ ان علاقوں میں آخری کھیتوں تک پانی پہنچ سکے۔ انہوں نے عوام کیلئے کاموں کو مزید شفاف اور فائدہ مند بنانے کے اقدامات کی بھی تجویز پیش کی۔

109

زیر علاج رہیں، لیکن ہفتہ کی صبح وہ زخموں کی تاب نہ لا کر زندگی کی جنگ ہار گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ ہفتہ کی صبح 2 مرتبہ آبائی علاقے پاندچھ گاندربل میں ادا کی گئی، جس میں سماج کے مختلف طبقوں و حلقوں سے وابستہ لوگوں بشمول صحافیوں اور ادیبوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحومہ کی میت کو آبائی مقبرہ میں اشکبار آنکھوں کے سامنے سپرد لحد کیا گیا۔ صحافتی برادری کے علاوہ سیاسی، سماجی، ادبی اور مذہبی حلقوں نے سینئر صحافی کی والدہ کے انتقال پُرملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جملہ سوگواران کیساتھ تعزیت اور ہمدردی ظاہر کی۔ خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کے جملہ اراکین سینئر صحافی رشید راہل کی والدہ کے ایک المناک حادثے کے نتیجے میں رحمت حق ہونے سخت صدمہ ظاہر کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل دے، آمین۔ ادھر خاندانی ذرائع نے بتایا کہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے 27 مئی بروز منگل کو ان کے آبائی گھر پاندچھ نوے فٹ پر فاتحہ خوانی کی تقریب منعقد ہوگی، جو دن بھر جاری رہے گی۔ فاتحہ خوانی کا سلسلہ چار روز تک جاری رہے گا۔

110

ایک آر ٹی آئی کارکن کی ایک ویڈیو نے ٹشو پیپر کو تربوز پر رگڑنے کے بعد اس پر سرخ رنگ کا داغ دکھایا، جس سے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ پھل مصنوعی رنگوں سے جڑا ہوا ہے۔ سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر گردش کرنے والی اس ویڈیو نے صارفین کے درمیان موسم گرما کے اسٹیپل کی حفاظت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر دیے۔ جواب میں، فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ نے فوری طور پر تحقیقات کا آغاز کیا، اپنی موبائل فوڈ ٹیسٹنگ وین کو تعینات کیا اور دکانداروں سے نمونے اکٹھے کیے۔ 19 مئی 2025 کی لیب رپورٹ کے مطابق ٹیسٹ کیے گئے نمونوں میں کوئی مصنوعی رنگ نہیں پایا گیا۔ مزید، ٹیسٹوں کی ایک بیٹری نے عام طور پر استعمال ہونے والی 80 کیڑے مار ادویات کے لیے پھل کی جانچ کی، جن میں سے سبھی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) کی جانب سے مقرر کردہ جائز حدود کے اندر پائے گئے۔ اعلیٰ درجے کی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے کئے گئے بھاری دھاتوں جیسے سیسہ، تانبا اور سنکھیا کے ٹیسٹوں میں بھی پھل کی حفاظت کی تصدیق کرتے ہوئے کوئی نقصان دہ نشانات نہیں ملے۔ سڑنے یا معدنی تیل کی کوٹنگ کے کوئی آثار نہیں ملے۔ ڈی ایف سی او کے انٹیگریٹڈ کیمیکل لیبارٹری سینٹر (آئی سی ایل سی) کے اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ مارکیٹ میں تربوز محفوظ ہیں۔ ہماری تفصیلی جانچ میں کوئی مصنوعی رنگ، خطرناک کیڑے مار دوا کی سطح، یا زہریلا دھاتی مواد نہیں ملا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ FSSAI کی طرف سے تجویز کردہ ٹشو پیپر ٹیسٹ ایک اچھی ابتدائی جانچ ہے، لیکن گمراہ کن نتائج سے بچنے کے لیے اسے صحیح طریقے سے کیا جانا چاہیے، آہستہ سے دبایا جائے اور نہ رگڑا جائے۔ موسم گرما کے چوٹی کے مہینوں میں، تربوز نہ صرف ایک پسندیدہ تازگی ہے بلکہ پھل فروشوں کے لیے آمدنی کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ حکام نے تشویش کا اظہار کیا کہ غیر تصدیق شدہ مواد صارفین کے اعتماد اور مقامی معاش دونوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ محکمہ نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ سرکاری جانچ اور تصدیق شدہ معلومات پر بھروسہ کریں۔ جبکہ ہم چوکسی کا خیر مقدم کرتے ہیں، بغیر ثبوت کے الارم پھیلانا مقامی تجارت اور اعتماد کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ہماری موبائل فوڈ ٹیسٹنگ وین تیزی سے جواب دینے اور صارفین کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے لیس ہیں۔

111

اعلیٰ تعلیم پر ہونے والے کافی اخراجات بھی سامنے آئے۔ مختلف بینک کھاتوں کی چھان بین سے متعدد مشکوک لین دین اور غیر وضاحتی نقدی ڈپازٹس کا انکشاف ہوا۔ امتیاز اور اس کے خاندان کے افراد کے جموں و کشمیر بینک میں کئی بینک لاکرز چلاتے ہوئے پائے گئے، اور ان کے پاس کافی قیمت کی متعدد غیر منقولہ جائیدادیں تھیں۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازم کو بھی ایسا طرز زندگی برقرار رکھتے کا پایا گیا جو اس کی آمدنی سے متصادم قرار دیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ امتیاز احمد بٹ کے خلاف پولیس اسٹیشن اینٹی کرپشن بیورو، سری نگر میں ایف آئی آر نمبر 09/2025 پر مشتمل ایک باضابطہ مقدمہ درج کیا گیا ہے، جس میں دفعہ 13(1)(b) کے ساتھ مجرمانہ بدانتظامی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ بیان کے مطابق ایف آئی آر کے اندراج کے بعد، مجاز عدالت سے تلاشی کے وارنٹ حاصل کیے گئے اور ملزم کے رہائشی اور دیگر احاطے میں بیک وقت تلاشی کی کارروائیاں کی گئیں۔ تلاشیاں ACB ٹیموں کے ذریعہ ایگزیکٹو مجسٹریٹس کی موجودگی میں کی گئیں اور مقامی پولیس اور دیگر ایجنسیوں نے ان کی مدد کی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ان تلاشیوں کے دوران، منقولہ اور غیر منقولہ دونوں اثاثوں سے متعلق مجرمانہ دستاویزات اور شواہد برآمد کیے گئے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

112

ایسے ہی ایک کلپ میں ایک معمر خاتون کسی بیماری کی وجہ سے بالکل بے چین دکھائی دے رہی ہیں جبکہ ویڈیو میں دکھائے جانے والے فوری طور پر کوئی طبی امداد دستیاب نہیں تھی۔ "ہمیں عیش و عشرت کی امید نہیں تھی،" وہ آنسو بہاتے ہوئے کہتی ہیں، "لیکن کم از کم ہمیں بنیادی وقار کی امید تھی - صاف ستھرے بیت الخلاء اور حرم کے قریب جگہ کی امید تھی۔ اننت ناگ کے ایک 68 سالہ حاجی عبدالرشید بھٹ نے مکہ شریف سے بتایا، "ہم یہاں دعاؤں سے بھرے دل کے ساتھ آئے تھے، لیکن حالات ہمارے صبر کا امتحان لے رہے ہیں۔ ہمارا ہوٹل کعبہ شریف سے بہت دور ہے، ہمیں پہنچنے میں آدھے گھنٹے سے زیادہ کا وقت لگتا ہے، اور کوئی شٹل نہیں ہے۔ ہم میں سے کچھ روزانہ پیدل چلنے کے قابل نہیں ہیں کیوں کہ عمر کے لحاظ سے وہ یہ سفر نہیں کر سکیں گے۔ بارہمولہ سے تعلق رکھنے والی ایک اور زائرین فاطمہ جان نے کہا کہ واش روم میں 10 سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔ ہمیں وضو کے لیے بھی طویل انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس ضمن میں جب جموں و کشمیر حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر ڈاکٹر شجاعت قریشی سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے شکایات کو تسلیم کیا لیکن متوازن نقطہ نظر پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ وائرل ویڈیو میں تصویر کا صرف ایک حصہ دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی قواعد و ضوابط کے مطابق ہر دس حاجیوں کے لیے ایک واش روم ہونا ضروری ہے۔ جو ہوٹل دکھایا گیا ہے وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے، "ویڈیو میں، بجلی کا انڈیکیٹر آن ہے، اور لفٹیں کام کر رہی ہیں- حجاج انتظار کر رہے ہیں، پھنسے ہوئے نہیں۔ کمرے اور واش روم مناسب حالت میں دکھائی دے رہے ہیں۔ تاہم، ڈاکٹر قریشی نے اعتراف کیا کہ کچھ ہوٹلوں کی جگہ ایک جائز تشویش ہے۔ "صرف حقیقی مسئلہ حرم سے دوری معلوم ہوتا ہے،" انہوں نے اعتراف کیا۔ "ہم نے یہ معاملہ حج کمیٹی آف انڈیا کے ساتھ اٹھایا ہے، جو اسے سعودی حکام کے ساتھ اٹھائے گی۔ اگر فاصلہ قابل اجازت حد سے زیادہ ہے تو، عازمین گائیڈ لائن کے مطابق رقم کی واپسی کے حقدار ہیں۔ مشکلات کے باوجود، بہت سے کشمیری زائرین اپنے عقیدے سے مضبوطی حاصل کرتے ہوئے لچکدار رہتے ہیں۔ "یہ مشکل ہے، ہاں،" بلال احمد ڈار نے کہا، جو بڈگام سے پہلی بار حاجی ہیں۔ لیکن میں خود سے کہتا رہتا ہوں کہ یہ بھی امتحان کا حصہ ہے۔ ہم اللہ کے لیے حاضر ہیں، وہ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور ہماری کوتاہیوں کو معاف کرے۔ حج کمیٹی نے عازمین حج کو یقین دلایا ہے کہ حقیقی مسائل کو دور کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ بقیہ سفر جتنا ممکن ہو ہموار اور روحانی طور پر بلند ہو۔ جب ہزاروں کشمیری زائرین خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے سامنے نماز میں سر جھکاتے ہیں، وہ نہ صرف اپنے گھر والوں کی امیدیں ساتھ لے جاتے ہیں بلکہ اس مقدس راستے پر بہتر دیکھ بھال اور وقار کی خاموش خواہش بھی رکھتے ہیں۔

ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ پر شرح سود 8.25 فیصد کی توثیق

سرینگر // 24 مئی // یو این آئی // حکومت نے مالی سال 25 کے لیے ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ پر شرح سود کی 8.25 فیصد توثیق کی ہے، جس سے ریٹائرمنٹ فنڈ باڈی ای پی ایف او کو 7 کروڑ سے زیادہ صارفین کے ریٹائرمنٹ کے بعد کے فنڈز میں سالانہ سود جمع کرنے کے قابل بنایا گیا ہے۔ ای پی ایف او نے 28 فروری کو مالی سال 2024-25 کے لیے ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ (ای پی ایف) کے ذخائر پر 8.25 فیصد کی شرح سود برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا، جو پچھلے مالی سال میں فراہم کردہ شرح کے برابر ہے۔ 2024-25 کے لیے منظور شدہ شرح سود وزارت خزانہ کی منظوری کے لیے بھیجی گئی تھی۔ وزارت محنت کے ایک اہلکار نے بتایا کہ وزارت خزانہ نے 2024-25 کے مالی سال کے لیے ای پی ایف پر 8.25 فیصد شرح سود کی منظوری دی ہے اور وزارت محنت نے ای پی ایف او کو اس بارے میں ایک مواصلت بھیجی ہے۔ اب مالی سال 25 کے لیے منظور شدہ شرح کے مطابق سود کی رقم ای پی ایف او کے سات کروڑ سے زیادہ صارفین کے کھاتوں میں جمع کر دی جائے گی۔ شرح سود پر فیصلہ 28 فروری کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر محنت اور روزگار منسکھ منڈاویہ کی صدارت میں ای پی ایف او کے مرکزی بورڈ آف ٹرسٹیز کی 237 ویں میٹنگ میں لیا گیا۔ بہت سے مقررہ آمدنی والے آلات کے مقابلے میں، ای پی ایف نسبتاً زیادہ اور مستحکم منافع پیش کرتا ہے، جو ریٹائرمنٹ کے بعد کی بچتوں میں مستحکم ترقی کو یقینی بناتا ہے۔ فروری 2024 میں، ای پی ایف او نے 2022-23 میں 8.15 فیصد سے 2023-24 کے لیے شرح سود کو معمولی طور پر بڑھا کر 8.25 فیصد کر دیا تھا۔

Government of Jammu and Kashmir
DIRECTORATE OF HEALTH SERVICES,
KASHMIR

Subject: 2nd tentative seniority list of Nursing Supervisors.

NOTIFICATION

Whereas, on the basis of record available with this Directorate and as per information furnished by subordinate Offices, 1st tentative seniority list of Nursing Supervisors, as it stood on 01.01.2025, was notified and circulated vide this office Notification No.DHSK/NG/Est-5th/Nurse/7683703/2789-98 dated 30.04.2025.

Whereas, after circulation of the tentative seniority list among concerned, this Directorate has not received any representation/objection from any quarter regarding the tentative seniority list.

Now therefore, the 2nd tentative seniority list of Nursing Supervisors is hereby prepared and notified amongst all concerned through their Controlling Officers for information. Any Nursing Supervisor who may not be satisfied with the position assigned to him/her in the tentative seniority list, may submit his/her representation/objections, if any, with documentary proof to this Directorate within 05 days from the date of issuance of this Notification. After expiry of the stipulated period, no objection in this regard shall be entertained **and the seniority list shall be treated as final.**

The date of birth of the officials reflected in the seniority list shall not be taken as authentic and shall be subject to further verification with the service record/Matriculation Certificate issued in respect of these officials by the concerned authorities. The seniority list shall be without prejudice to the final outcome of Writ Petition(s), if any, pending before the Competent Court(s) of Law.

S. No.	Name of Employee	DOB	Date of 1st appointment	Date of promotion as PMS	Place of Posting
01	Mrs. Masooda Akhter	15.08.1965	19.10.1989	17.08.2020	JLNM Hospital, Srinagar
02	Mrs. Neeta Devi	15.01.1975	31.10.2007	01.07.2022	JLNM Hospital, Srinagar

The seniority list is also made available on the official website *www.dhskashmir.org* of this Directorate.

Sd/
Director Health Services,
Kashmir.

DIPK NO:1837-25
DT:24/05/2025

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR PULWAMA-II

General Public Notice

Subject:- Application for grant of permission to alienate migrant immovable property inaccordance with the provisions of J&K Migrant Immovable Property (preservation, protection and restraint on Distress sales) Act, 1997.

Alienation case of Shri Veshamber Nath Raina and Shri Triloki Nath Raina sons's Shri Shamboo Nath Raina R/o Drussus Pulwama at present Migrant at H.No.156, sector no.2 Durga Nagar Roop Nagar Jammu and Shri Ashok Kumar Raina and Omesh Kumar Raina sons's of Shri Neel Kanth Raina R/o Drussu Pulwama at present H no.F 155 Sec.2, Durga Nagar Roop Nagar Jammu have applied for grant of permission to alienate their landed immovable property measuring 10 marlas comprising survery No.457,464 and 467 situated at Village Drussu Tehsil and District Pulwama through Mohd Salim Sofi S/o Gh. Nabi Sofi R/o Drussu Pulwama (Attorney Holder) in Favour of Fehmida Akhter W/o, Mohd Salim Sofi R/o Drussu Pulwama.

Appropos to the subject cited above, the said alineation case is under process in this office for seeking permission from worthy Divisional Commissioner Kashmir. Before this office further proceed in the instant matter,objections if any are invited through this medium of this notice. As such anyone having any objection shall approach this office in person or in writing within the time period of 15 days from the publication of this notice. After the stipulated time no objection shall be entertained.

No:- 91/MN-II/Pul
Dated: 23-05-2025.

NAIB TEHSILDAR
NAIB TEHSILDAR Pulwama-II

DIPK NO:1844-25
DT:24/05/2025

آتشزدگی...!

نامناسب حفاظتی انتظامات اور عدم آگاہی مسئلے کو سنگین تر بنا رہی ہے

جدت پسندی اور انسانی ترقی نے جہاں انسان کے لیے بہت ساری سہولیات پیدا کی ہیں وہاں انسانی حیات کے لیے کچھ خطرات بھی جنم لے رہے ہیں، جن میں سب سے بڑا خطرہ آتش زدگی ہے۔ عصر حاضر میں کی روزمرہ زندگی میں گھر، آفس، فرنیچر، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹرانسپورٹ، موبائل فون، کاسمیٹکس، ادویات، لباس اور برقی آلات سے لے کر انسان کے اردگرد پائی جانے والی زیادہ تر اشیاء آگ کا باعث بننے اور آگ پکڑنے والی ہیں، جن کی وجہ سے قیمتی جانوں اور املاق کو نقصان پہنچ رہا ہے، خاص کر حالیہ حفیظ سنٹر لاہور اور آئے روز کراچی میں ہونے والے آتش زدگی کے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع و مکمل تحریر قارئین کی نظر کی جارہی ہے، جس سے استفادہ کرتے ہوئے ان واقعات کی روک تھام کی جاسکتی ہے۔
قدیم یونانیوں کا خیال تھا کہ آگ ان چار بنیادی عناصر میں سے ایک ہے، جن سے کائنات کی تمام چیزیں تشکیل دی گئی ہیں۔ اس فسانے میں آگ ایک مقدس مادہ ہے، جو زندگی یا طاقت دیتا ہے۔ سائنسی طور پر آگ کسی مواد کے آکسیجن کی موجودگی میں جلنے کو کہتے ہیں۔ جدید دنیا نے آگ کے تین اجزا کو ایک مثلث کے طور پر پیش کیا ہے، جس میں جلنے والا مواد، حرارت اور آکسیجن شامل ہیں۔ آگ کے لیے ان تین اجزاء کی موجودگی کے ساتھ ان میں ردعمل ضروری ہے۔ مسلسل ردعمل حرارت مہیا کرتا ہے جو آگ کو جلتے رہنے میں مدد کرتا ہے۔ موجودہ سائنس نے آگ کو چار مراحل میں تقسیم کیا ہے۔
3 DevelopedFully مکمل طور پر تیار: اس مرحلے میں فیول کے ملنے سے آگ پوری طرح پھیل جاتی ہے اور حرارت اپنی آخری حدوں کو چھوتی ہے۔
اس میں کمرے میں موجود ہر چیز اچانک آگ پکڑ لیتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب درجہ حرارت ایک دم سے کچھ سیکنڈ میں 1000F ڈگری ہو جاتا ہے اور کمرے کی ہر چیز کا درجہ حرارت اس نہج پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ آگ پکڑ لیتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک فائر فائٹر جو کہ مکمل طور پر حفاظتی حصار میں موجود ہے اپنے آپ کو Flashover سے نہیں بچا سکتا۔ اسکی نشانی یہ ہے کہ عمارت سے گھنا سیاہ دھواں نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔
Backdraft بیک ڈرافٹ
اس میں آگ لگنے کے بعد جب بند کمرے میں درجہ حرارت بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور کمرہ گیسوں سے بھر جاتا ہے اور کمرے میں آکسیجن ختم ہو جاتی ہے تو کمرے میں موجود گیس دروازے اور کھڑکیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیتی ہے۔ جب کچھ وقت بعد کمرے میں اچانک کسی راستے سے آکسیجن کی فراہمی شروع ہوتو دھماکہ ہوتا ہے اس کو Backdraft کہتے ہیں۔ اس لیے ان علامات کی صورت میں کسی بھی کمرے کا دروازہ یا کھڑکی یکدم نہیں کھولنی چاہیے۔
لوگوں کو آگ لگنے کی صورت میں خطرات سے آگاہ رکھیں۔ آگ کے خطرات کا پتہ لگانے اور آگ سے لڑنے، ہنگامی حالات میں باہر نکلنے کے راستے کے بارے میں لوگوں کو متنبہ کریں کہ آگ لگنے کی صورت میں انھوں نے کیا کرنا ہے اور کس طرح بروقت و بحفاظت باہر نکلنا ہے۔ ایک عمارت میں آگ لگنے کے محرکات کے طور پر کے طور پر درج ذیل چیزیں موجود ہو سکتی ہیں مثلاً کھانا پکانے کا سامان، گرم پانی، فلش اور فلٹر، تمباکو نوشی، لائٹر، بجلی یا گیس سے جلنے والے ہیٹر کے علاوہ ٹھیکیداروں کی طرف سے غلط ویلڈنگ، غلط استعمال شدہ برقی آلات، روشنی سے متعلقہ اشیاء اور روشنی کے علاوہ سامان ہالوجن لیمپ یا ڈسپلے، محراتی بوائلر، ننگی آگ مثلاً موم بتی یا گیس، مائع ایندھن کی کھلی آگ، مشعل اور آتش بازی وغیرہ شامل ہیں۔
یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ آگ کے لیے بنیادی جزو آکسیجن ہمارے اردگرد موجود ہوتی ہے۔ ایک بند عمارت میں آکسیجن وینٹی لیشن سسٹم کی مدد سے دی جاتی ہے۔ یہ دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ دروازے کھڑکیوں اور دیگر راستوں کے ذریعے قدرتی ہوا کے ذریعے یا ایئر کنڈیشنگ و ہینڈلنگ سسٹم کے ذریعے۔
آگ سے پیدا ہونے والا دھواں بھی خطرناک گیسوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو لوگوں کے لیے خطرناک ہوتا ہے۔ ایک جدید عمارت میں لگی ہوئی آگ سے نکلنے والا دھواں گھنا اور سیاہ ہوتا ہے جس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے اور یہ ہنگامی راستوں کو بند کر سکتا ہے۔ ہنگامی راستے مناسب اور محفوظ ہونے چاہیے جن کو کسی بھی وقت استعمال کیا جاسکے۔
وہاں روشنی کا مناسب انتظام ہو۔ راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ہنگامی طور پر کھلنے والے تمام دروازے باہر کی طرف کھلتے ہوں۔ کمرے کا احاطہ اگر 60 لوگوں سے زیادہ ہے تو ہنگامی طور پر نکلنے کے لیے دو راستے ہونے چاہیے۔ آڈیٹوریم، شادی حال، سینما گھر، تھیٹر، امتحانی مراکز، سٹیڈیم میں سیٹیں ایسے لگانی چاہیے کہ تمام لوگ باہر کے راستے تک آسانی سے جا سکیں، وہ سیٹیں جو فکس ہوتی ہیں ان کے درمیان پچھلی سیٹ سے اگلی سیٹ کا فاصلہ کم سے کم 1 فٹ ہونا چاہیے۔
آگ بجھانے کے آلات، جہاں جہاں ضروری ہو وہاں نوٹس لگائیں کہ آگ بجھانے والے آلات کو کیسے استعمال کرنا ہے اور آگ لگنے کی صورت میں کیا کیا اقدامات کرنے ہیں۔ ریسکیو، فائر فائٹر و امدادی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے دیگر اہلکاروں کی مدد کریں مثلاً بجلی کا سوئچ بند کر دیں اور آگ لگنے والی جگہ کی نشاندہی کریں۔ فائر سیفٹی والارم کے انظام کو ہفتہ وار، ماہانہ وار یا چھ ماہ بعد چیک کریں۔ ایمرجنسی لائٹ کی بیٹری چیک کریں، آگ بجھانے والے آلات کی جگہ اور ان کے کام کرنے کی صلاحیت چیک کریں۔
کسی بھی جگہ پر کام کرنے والے لوگوں کو آگ بجھانے کی تربیت دی جائے۔ تمام مشینیں، ساز و سامان، کھانا پکانے والے آلات، تمام حرارت خارج کرنے والے آلات جیسے کہ فوٹو کاپی کرنے والی مشین وغیرہ کو کسی ماہر پیشہ ور سے چیک کرواتے رہنا چاہیے۔

کسی بھی عمر میں کم مدتی ہائی بلڈ پریشر دماغ کو متاثر کرسکتا ہے

کسی بھی عمر میں تھوڑی دیر کے لیے بھی بلڈ پریشر بڑھنے سے دماغی، ذہنی اور نفسیاتی بگاڑ بڑھ سکتا ہے

برازیل: خواہ آپ درمیانی عمر کے ہوں یا پھر بزرگوں میں شامل ہیں، اگر کم دورانیے کا ہائی بلڈ پریشر بھی لاحق ہوجائے تو اس سے دماغی اور اکتسابی صلاحیت میں کمی کا عمل تیز تر ہوسکتا ہے۔ ہائپر ٹینشن نامی جرنل میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ بلند فشارخون (ہائی بلڈ پریشر) سے دماغی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں لیکن اگر عمر کے کسی بھی حصے میں یہ عارضہ کم وقفے کے لیے لاحق ہوجائے تو اس سے دماغ اور اس کے افعال متاثر ہونے کا سلسلہ تیز ہوجاتا ہے۔ خواہ بلڈ پریشر کا رجحان درمیانی عمر سے شروع ہو یا پھر بڑھاپے میں حملہ آور ہو اس سے اکتسابی نقصان یکساں ہوتا ہے۔ اس بات کا انکشاف سینڈی بریٹو نے کیا ہے جو برازیل میں واقع فیڈرل میناس گریس یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ ان کی تحقیق مزید بتاتی ہے کہ اگر بلڈ پریشر کو کسی طرح قابو کرلیا جائے تو اس نقصان کو بچایا جاسکتا ہے۔ اس سے بلڈ پریشر کی بروقت تشخیص اور علاج کی ضرورت مزید واضح ہوتی ہے۔ ڈاکٹر بریٹو اور ان کے ساتھیوں نے پورے برازیل میں سات ہزار ایسے افراد کا جائزہ لیا جن کی اوسط عمر 59 سال تھی۔ یہ سروے چار برس تک جاری رہا۔ اس مطالعے میں ایک جانب تو بلڈ پریشر نوٹ کیا گیا تو دیگر افراد کو توجہ، ارتکاز، سوچنے اور منطق کے بعض ٹیسٹ سے گزارا گیا۔ سروے کے مطابق اوپر کے 121 سے 139 بلڈ پریشر اور نچلی سطح کے 81 سے 89 بلڈ پریشر کی شرح اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن اس کیفیت میں مبتلا افراد کوئی دوا نہیں لے رہے تھے۔ اس صورتحال میں بھی درمیانی عمر اور بڑھاپے میں موجود شرکا کا یکساں دماغی اور اکتسابی نقصان دیکھا گیا۔ اس طرح معلوم ہوا کہ اگر بلڈ پریشر کچھ دیر کے لیے بھی بلند ہوجائے۔

ماحولیاتی آلودگی کے باعث جگنو اور تتلیاں معدومی کا شکار

حشرات کی معدومی کی بڑی وجہ فصلوں پر کیے جانے والے زہریلے اسپرے ہیں، ماہرین

لاہور: پاکستان میں بڑھتی ماحولیاتی آلودگی، ٹریفک کے دھوئیں، کیڑے مار ادویات کے استعمال، مصنوعی روشنیوں اور آرائشی پودوں کے رجحان میں اضافے کے سبب تتلیوں اور جگنوؤں کی بقا کو خطرہ ہے اور ان رومان پرور حشرات کی تعداد تیزی سے کم ہورہی ہے، پنجاب میں مختلف اقسام کی تتلیوں کی افزائش تو کی جارہی ہیں تاہم جگنوؤں پر تحقیق کا کوئی مرکز موجود نہیں ہے۔
تتلی کی موجودگی کو تبدیلی کی علامت کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تتلی کو جوان محبت، جشن اور پاکیزہ روح یا فرشتے کی علامت کے طور پر بھی کہانیوں، کہاوتوں اور ناولوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تتلی کو زندگی کی خوبصورتی گردانا جاتا ہے جبکہ جگنو روشنی کا استعارہ ہے جو رات کے وقت اپنی روشنی کے ذریعے صاف ماحول کا اشارہ دیتے ہیں لیکن پاکستان میں ان حشرات کی تعداد تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے

لاہور کے جلوب ونیٹیکل گارڈن میں بنائے گئے بٹر فلائی ہاؤس کی نگران اینٹومالوجسٹ نازنین سحر کہتی ہیں ان حشرات کی معدومی کی بڑی وجہ فصلوں پر کیے جانے والے زہریلے اسپرے ہیں، جگنو اور تتلیاں کینچوے، مچھر اور ایسے چھوٹے کیڑے کھاتی ہیں لیکن زہریلے اسپرے کی وجہ سے یہ حشرات ختم ہو رہے ہیں۔ تاہم جن علاقوں میں زہریلے اسپرے نہیں کیے جاتے وہاں آج بھی تتلیاں رنگ اور جگنو روشنیاں بکھیرتے دکھائی دیتے ہیں۔ نیم پہاڑی علاقوں، نہروں اور کھالوں کے قریب، جہاں لاروا مچھر کی بہتات ہوتی ہے، جگنو زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں
لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی میں شعبہ حیاتیات کی سربراہ اور محقق ڈاکٹر فرخندہ منظور کا کہنا ہے تیس چالیس سال پہلے کی نسبت اب تتلیوں اور جگنوؤں ایسے جانداروں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ ماحولیاتی تبدیلی ہے۔ ان کے مطابق ایسا اس لیے بھی ہو رہا ہے کہ مقامی پودے، جن پر تتلیاں پرورش پاتی تھیں، اب کاشت نہیں ہو رہے۔ نمائشی پودوں نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ زرعی ادویات کے باعث بھی ان کی پرورش نہیں ہو پاتی ہے۔ ڈاکٹر فرخندہ کا کہنا ہے ان حشرات کی افزائش بڑھانے کے لئے مقامی پودے مثلاً شیشم، کیکر کاشت کیے جائیں۔ زرعی اور کیڑے مار دواؤں کی بجائے حیاتیاتی ایجنٹس کا استعمال کیا جائے۔

جب خون کا دباؤ بڑھ جائے

سگریٹ نوش حضرات میں بلڈ پریشر بڑھنے کے امکانات عام لوگوں کی نسبت 10 گناہ زیادہ ہوتے ہیں

''ڈاکٹر صاحب! میرا بلڈ پریشر چیک کریں، بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا ہے، اس بلڈ پریشر نے تو مجھے چکرا دیا ہے۔'' جنرل پریکٹس میں اس طرح کی باتیں عام سننے کو ملتی ہیں۔ خون ہمارے جسم میں ایک خاص دباؤ کے تحت گردش کرتا ہے، جس سے زندگی رواں دواں رہتی ہے، اگر مختلف وجوہات کی بنا پر اس کے دباؤ یا پریشر میں اضافہ ہوجائے تو پھر انسان ہائی بلڈ پریشر یا بلند فشار خون کا شکار ہو جاتا ہے، جو انسان کو واقعی چکرا کر رکھ دیتا ہے۔
اس کی بڑی وجوہات میں گردوں کی بیماری، کچھ ہارمون وغیرہ کی زیادتی یا پھر آج کل کے ماڈرن دور کی الجھنیں اور پریشانیاں ہوسکتی ہیں۔ زیادہ غصے اور پریشانی کی حالت میں بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کسی بھی عمر میں ہوسکتا ہے، جس خاندان میں ایک آدمی کو یہ تکلیف ہو وہاں دوسروں میں بھی یہ ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سگریٹ پینے والوں اور نشہ کرنے والوں میں اس کا احتمال زیادہ ہوتا ہے، دوران حمل بھی بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی علامات اور تشخیص

جب خون کا دباؤ بڑھتا ہے تو اس کی بڑی علامات سر چکرانا، سر درد اور پیشاب کا بار بار آنا شامل ہیں، مگر اکثر اوقات ہائی بلڈ پریشر میں کوئی خاص علامات نہیں ہوتیں یا پھر یہ جس بیماری کی وجہ سے ہو، اس کی علامات ہوسکتی ہیں، بلڈ پریشر کی صحیح تشخیص کے لیے کسی اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا بہت ضروری ہے، مختلف عمروں میں نارمل بلڈ پریشر کی Reading مندرجہ ذیل لیول تک ہوسکتی ہے

ہائی بلڈ پریشر کنٹرول پروگرام:

ہائی بلڈ پریشر کوئی خاص مسئلہ نہیں اس سے بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ زندگی کو ایک خاص نہج پر لا کر اور تھوڑا سا باقاعدہ بنا کر ہائی بلڈ پریشر پر آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں اور بلڈ پریشر اور بعض دوسری بیماریوں سے بچیں۔

(1) باقاعدہ نماز کی اہمیت

پریکٹس میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جو لوگ اللہ پر پورا یقین رکھتے ہیں اور دن میں پانچ بار خضوع و خشوع سے اس کی بارگاہ میں جھکتے ہیں، وہ کبھی ذہنی تناؤ یا دباؤ کا شکار نہیں ہوتے اور ان کا بلڈ پریشر بھی کنٹرول رہتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ دنیاوی و اخروی نجات کے لیے اللہ پر بھروسہ کریں اور پنج وقتہ نماز کے فرض کی ادائیگی اور پابندی کو معمول زندگی بنائیں۔

(2) زندگی کے معمولات میں تبدیلی

ہر کام توجہ، دھیان، یکسوئی اور صبر کے ساتھ کریں، کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اللہ سے مدد مانگیں اور جب ایک کام کا تہیہ کرلیں تو پوری دل جمعی سے اس میں جت جائیں اور پریشانیوں اور تفکرات کو ذہن سے نکال دیں۔ اس سے زندگی میں ٹھہراؤ آئے گا، اور بلڈ پریشر بڑھنے جیسی مصیبتوں سے بھی جان چھوٹے گی۔

(3) ورزش کی اہمیت

جسم کو تر و تازہ اور ذہن کو صاف رکھنے کے لیے جسمانی ورزش اور سیر کی بہت اہمیت ہے، صبح کی سیر سارے دن کے کام کے لیے بہت ضروری ہے، اس سے خون کی گردش اپنی صحیح حالت میں آجاتی ہے اور اس کے دباؤ میں بھی اضافہ نہیں ہوتا۔

(4) موٹاپا سے بچیے

موٹاپا بلائے جان ہے اور بہت سی بیماریاں کا شاخسانہ، موٹے آدمی کسی کام کے نہیں رہتے، اپنے آپ سے بھی فارغ اور دوسروں کے لیے تفریح طبع کا سامان اس لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ بھوک رکھ کر سادہ اور متوازن غذا کھائیں اور زیادہ گھی اور تیل والی چیزوں سے پرہیز کریں۔

(5) سگریٹ نوشی سے پرہیز

تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سگریٹ نوش حضرات میں بلڈ پریشر بڑھنے کے امکانات نارمل لوگوں سے

10 گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سگریٹ نوشی سے آج ہی توبہ کیجیے، کل کیوں؟ زندگی اللہ پاک کی نعمت ہے اور اچھی صحت اس کا انمول خزانہ، صحت کو اچھا رکھنے کے لیے آج ہی سگریٹ نوشی کو خدا حافظ کہیں، ایسا آپ کر سکتے ہیں۔ انسان اپنی خود اعتمادی سے تمام بدعادتوں بشمول سگریٹ نوشی سے چھٹکارہ حاصل کرسکتا ہے۔

(6) خوراک میں نمک کا

استعمال کم سے کم کریں نمک میں جو سوڈیم ہوتا ہے وہ بلڈ پریشر بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ نمک والی اشیاء مثلاً پنیر، پکوڑے سموسے، چٹ پٹے کھانے، نمکین بسکٹ وغیرہ کھانے سے مکمل پرہیز کیا جائے اور خوراک میں ایسی چیزیں شامل نہ کی جائیں، جس طرح سوڈیم بلڈ پریشر بڑھاتا ہے اس طرح پوٹاشیم اس کو گھٹانے میں مدد دیتا ہے، اس لیے ایسی اشیاء جن میں پوٹاشیم زیادہ ہو ان کو خوراک میں شامل کرنا چاہیے، مثلاً گوبھی، مکئی، کھجوریں، کیلا، انگور، آڑو، ناشپاتی، پھلیاں وغیرہ۔ ہائی بلڈ پریشر میں استعمال ہونے والی ادویات کی ماہیت اور ضرورت ہائی بلڈ پریشر آج کل بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ مختلف قسم کی پریشانیوں، فکر اور نفسا نفسی کے اس دور میں ویسے ہی موڈ میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ ذرا سی بات برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ غصہ کنٹرول نہیں ہوتا اور دوسروں سے لڑنے مرنے پر ہر آدمی تیار نظر آتا ہے۔ اس طرح کے عوامل بلڈ پریشر میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ چٹ پٹی مرغن غذاؤں کے استعمال سے جسم پر اضافی بوجھ بڑھنے سے بھی بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔ بلڈ پریشر کم کرنے کے لیے بہت سی دوائیں موجود ہیں لیکن دوا استعمال کرنے سے پہلے اس بات کا تعین کرنا بہت ضروری ہے کہ واقعی آپ کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف کا سامنا ہے بھی کہ نہیں۔ کبھی کبھار ہونے والا ہائی بلڈ پریشر زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہوتا اور اس کے لیے کسی قسم کی دوا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ سب سے پہلے آپ کے بلڈ پریشر کا حساب رکھنا ضروری ہے۔ دوا استعمال کرنے سے پہلے کم از کم ایک ہفتہ اپنا بلڈ پریشر صبح و شام ضرور چیک کروائیں۔ اس سے آپ کا اوسطاً بلڈ پریشر نکل آئے گا اور ڈاکٹر کے لیے فیصلہ کرنا آسان ہوگا کہ بلڈ پریشر کے لیے دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہے کہ نہیں۔ اگر آپ کا بلڈ پریشر 140/100/90/70 کے درمیان ہے تو کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں اور کسی قسم کی کوئی دوا استعمال کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ اپنا بلڈ پریشر سکون سے چیک کروائیں۔ اگر آپ متفکر ہو کر چیک کروائیں گے تو بلڈ پریشر کی ریڈنگ زیادہ آئے گی۔ اس کے علاوہ بلڈ پریشر چیک کرنے والے اور اس کے لیے استعمال ہونے والے آلے پر بھی منحصر ہوتا ہے کیونکہ آلے میں خرابی اور چیک کرنے میں غلطی سے بھی صحیح بلڈ پریشر کا پتہ نہیں چلتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ بلڈ پریشر کی دوائیں استعمال کرنے سے پہلے مکمل تسلی کر لی جائے۔ پہلی دفعہ بلڈ پریشر چیک کرواتے وقت زیادہ ریڈنگ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ پرسکون ہو کر دوبارہ چیک کروائیں اور ڈاکٹر سے ایک ہفتہ صبح و شام چیک کروا کر اس کے مشورے سے دوا کا استعمال شروع کریں۔

آسان اور متبادل علاج

ہائی بلڈ پریشر سے بچنے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لیے مندرجہ ذیل آسان ہدایات پر عمل کریں: * سادہ اور متوازن غذا استعمال کریں۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز کریں۔ * اپنی غذا میں نمک والی چیزوں کا استعمال کم سے کم کر دیں۔ اس ضمن میں آپ سوڈیم سے پاک نمک بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ * زیادہ پوٹاشیم والی سبزیاں اور پھل مثلاً: لوبیہ، آڑو، ناشپاتی، کیلا، پھلیاں وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔ * سیر کو معمول بنائیں اور روزانہ ورزش ضرور کریں۔ * زیادہ دیر بیٹھ کر کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت سیر کے لیے ضرور نکالیں۔ * اپنے مزاج کو ٹھنڈا رکھیں، اپنا کام دل جمعی سے کریں، خوب محنت کریں، اپنے مسائل کے حل کے لیے اللہ سے مدد مانگیں، ان شاء اللہ مسائل حل ہوں گے اور کامیابی آپ کا مقدر ہوگی۔ * نہار منہ دو گلاس گھڑے کا پانی اور دو یا تین عدد لہسن کے جوے (Raw Cloves) کیپسول کی طرح بغیر چبائے نگل جائیں۔ یہ ہائی بلڈ پریشر کا موثر ترین علاج ہے۔ * دو عدد تازہ آملہ کے جوس میں مناسب شہد ملا کر صبح ناشتہ سے قبل استعمال کرنے سے بلڈ پریشر بہت جلد کنٹرول ہوتا ہے۔ * نماز کے بعد دل پر ہاتھ رکھ کر پہلے درود شریف پھر گیارہ مرتبہ یا حی یا قیوم دوبارہ پھر درود شریف پڑھ کر دل سے ہاتھ ہٹا لیں۔ اس کے بعد سورۃ الم نشرح کی تلاوت کریں اور اللہ سے خلوص دل سے دعا مانگیں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

زمبابوے کیخلاف ٹیسٹ میں انگلینڈ نے 525 رن پر اننگز ڈکلیئر کی

نئی دہلی: جیک کراولی (۱۲۴)، بین ڈکٹ (۱۴۰) اور اولی پوپ (۱۷۱) کی شاندار سنچریوں اور ہیری بروک (۵۸) کی نصف سنچری اننگز کی بدولت انگلینڈ نے زمبابوے کے خلاف واحد ٹیسٹ کے دوسرے دن ۶ وکٹ پر ۵۶۵ رن بنا کر اپنی اننگز ڈکلیئر کردی۔ ٹرینٹ برج اسٹیڈیم میں جمعہ کو انگلینڈ نے کل کے ۳ وکٹ پر ۴۹۸ رن کے اسکور سے آگے کھیل شروع کیا۔ ٹیم کے اسکور میں صرف ۴ رن کا اضافہ ہوا تھا کہ ٹنکا چیوانگا نے اولی پوپ کو آؤٹ کرکے زمبابوے کو دن کی پہلی کامیابی دلائی۔ اولی پوپ نے ۱۶۶ گیندوں پر ۲۴ چوکوں اور ۲ چھکوں کی مدد سے ۱۷۱ رن کی اننگز کھیلی۔ اس کے بعد بلے بازی کیلئے اترے کپتان بین اسٹوکس (۹ رن) اور اس کے بعد ہیری بروک ۵۸ رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ دونوں بلے بازوں کو مزاربانی نے آؤٹ کیا۔ ہیری بروک کے آؤٹ ہونے کے بعد انگلینڈ نے ۶ وکٹوں پر ۵۶۵ رن کے اسکور پر اپنی اننگز ڈکلیئر کردی۔ جیمی اسمتھ ۴ رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ اس سے قبل جیک کراولی (۱۲۴رن)، بین ڈکٹ (۱۴۰ رن) اور اولی پوپ (ناٹ آؤٹ ۱۶۹رن) کی شاندار سنچری اننگز کی بدولت انگلینڈ نے واحد ٹیسٹ میچ کے پہلے دن زمبابوے کے خلاف ۳ وکٹ پر ۴۹۸ رن بنا کر بڑے اسکور کی بنیاد رکھ دی ہے۔ ٹرینٹ برج اسٹیڈیم میں جمعرات کی دیر رات تک کھیلے جانے والے میچ میں زمبابوے نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ انگلینڈ کی ٹیم بیٹنگ کیلئے آئی اور جیک کراولی اور بین ڈکٹ کی اوپننگ جوڑی نے شاندار آغاز کرتے ہوئے پہلے وکٹ کیلئے ۲۳۱ رن کی شراکت کی۔

سلمان خان کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والی عورت گرفتار

ممبئی پولیس نے کھار کے علاقے سے ایک عورت کو گرفتار کیا ہے جو باندرہ میں واقع بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کی رہائش گاہ گلیکسی اپارٹمنٹ میں داخل ہونے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔ بھارتی میڈیا ذرائع کے مطابق ممبئی کے علاقے باندرہ کی پولیس نے اس عورت کو حراست میں لیا اور اس وقت اس سے تفتیش جاری ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گرفتاری اس وقت عمل میں آئی جب اس عورت نے ہائی سیکیورٹی بلڈنگ میں داخل ہونے کی متعدد کوششیں کیں، جس کے سبب اداکار کی حفاظت اور پرائیویسی کے حوالے سے تشویش میں اضافہ ہوا۔

میتھیوز جون میں ٹیسٹ سے ریٹائرمنٹ لے لیں گے

نئی دہلی: سری لنکا کے سابق کپتان اور آل راؤنڈر انجیلو میتھیوز جون میں بنگلہ دیش کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے بعد ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لیں گے۔ انجیلو میتھیوز نے جمعہ کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ محدود اوورس کے کرکٹ کیلئے جب بھی ملک کو ضرورت ہوگی، وہ دستیاب ہوں گے۔ میتھیوز کو ایک سال سے زائد عرصے سے کسی بھی محدود اوورس کے میچ کیلئے سری لنکا کی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ گالے میں ہونے والا یہ اگلا ٹیسٹ ان کے ٹیسٹ کریئر کا ۱۱۹واں اور آخری میچ ہوگا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ ”میرے پیارے دوستوں اور خاندان، دل سے شکریہ اور بے شمار یادوں کے ساتھ، اب ٹیسٹ کرکٹ سے الوداع کہنے کا وقت آگیا ہے۔ سری لنکا کیلئے کھیلنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ جب بھی میں نے قومی جرسی پہنی، اس حب الوطنی کے جذبے کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ کرکٹ نے مجھے سب کچھ دیا اور میں اس کیلئے ہمیشہ شکرگزار رہوں گا۔“ میتھیوز نے ۲۰۰۹ء میں ٹیسٹ کرکٹ میں آغاز کیا تھا اور تب سے وہ سری لنکن ٹیم کا اٹوٹ حصہ رہے ہیں۔ میتھیوز نے ۳۴ ٹیسٹ میچوں میں سری لنکا کی کپتانی کی ہے، جس میں ۲۰۱۴ء میں ہیڈنگلے میں حاصل کی گئی تاریخی فتح شامل ہے۔ اس میچ کی دوسری اننگز میں انہوں نے ۱۶۰ رن کی یادگار اننگز کھیلی تھی۔ انہوں نے ۱۱۸ ٹیسٹ میچوں میں ۸۱۶۷ رن بنائے ہیں۔ سری لنکا کی آل ٹائم لسٹ میں کمار سنگاکارا (۱۲۴۰۰) اور مہیلا جے وردھنے (۱۱۸۱۴) کے بعد تیسرے نمبر پر ہیں۔ انہوں نے اب تک ۱۶ ٹیسٹ سنچریاں بنائی ہیں۔ ان کا ٹیسٹ اوسط ۴۴٫۶۲ رہا ہے۔

فائنل میں غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی، محمد عامر

پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) فرنچائز کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کے فاسٹ بولر محمد عامر نے کہا ہے کہ فائنل میں غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی، اسی وجہ سے دباؤ ہوتا ہے۔ لاہور میں میڈیا سے گفتگو میں محمد عامر نے کہا کہ ہر ٹیم کا فائنل میں پہنچنا خواب ہوتا ہے، اس مرتبہ ہم فائنل کھیل رہے ہیں، ہمیں امید ہے ہم فائنل جیتیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فائنل نارمل میچ نہیں ہوتا یہ ایک مختلف مقابلہ ہوتا ہے، فائنل میں غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے دباؤ ہوتا ہے۔ کوئٹہ گلیڈی ایٹر کے لیف آرم فاسٹ بولر نے مزید کہا کہ خرم شہزاد اچھی بولنگ کر رہے ہیں، ڈومیسٹک سے سیکھ کر آئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر کھلاڑی کو اپنے متعلق اندازہ لگانا چاہیے کہ کہاں غلطیاں ہو رہی ہیں، لاہور ہمارا ہوم گراؤنڈ ہے، یہ ہمارے لیئے خوش قسمت رہا ہے۔

آئی پی ایل: سنسنی خیز مقابلے میں سپر جائنٹس نے ٹائٹنس کو زیر کر دیا

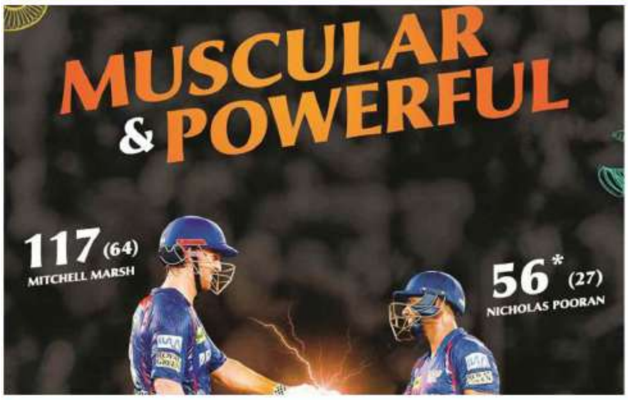

نئی دہلی: مشیل مارش (۱۱۷رن) اور نکولس پورن (ناٹ آؤٹ ۵۶ رن) کی شاندار اننگز اور اس کے بعد ولیم اوروک (۳ وکٹ)، اویس خان اور آیوش بدونی (۲ وکٹ) کی شاندار گیند بازی کی بدولت لکھنؤ سپر جائنٹس نے انڈین پریمیئر لیگ کے جمعرات کو ۶۴ ویں میچ میں گجرات ٹائٹنس کو ۳۳ رن سے شکست دے دی۔ گجرات ٹائٹنس کے کپتان شبھمن گل نے ٹاس جیت کر لکھنؤ سپر جائنٹس کو پہلے بلے بازی کی دعوت دی۔ پہلے بلے بازی کرنے آئے ایڈن مارکرم اور مشیل مارش کی اوپننگ جوڑی نے لکھنؤ سپر جائنٹس کیلئے اچھی شروعات کی اور پہلے وکٹ کیلئے ۹۱ رن جوڑے۔ ۱۰ویں اوور میں سائی کشور نے مارکرم (۲۴ گیندوں پر ۳۶ رن) کو آؤٹ کرتے ہوئے گجرات کو پہلی کامیابی دلائی۔ اس کے بعد تیسرے بلے باز نکولس پورن بلے بازی کیلئے آئے اور مشیل مارش کے ساتھ دوسرے وکٹ کیلئے ۱۲۱ رن کی شراکت قائم کی۔ ان دونوں بلے بازوں نے گجرات ٹائٹنس کے گیند بازوں کو مشکل میں ڈال دیا۔ ۱۹ویں اوور کی دوسری گیند پر ارشد خان نے سنچری میکر مشیل مارش کو آؤٹ کرکے پویلین بھیج دیا۔ مشیل مارش نے ۶۴ گیندوں پر ۱۰ چوکوں اور ۸ چھکوں کی مدد سے ۱۱۷ رن بنائے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس نے آئی پی ایل میں تیسرا سب سے بڑا اسکور بنایا اور اپنے مقررہ ۲۰ اوورس میں ۲ وکٹ کے نقصان پر ۲۳۵ رن بنائے۔ نکولس پورن نے ۲۷ گیندوں پر ۵ چھکوں اور ۴ چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ ۵۶ رن بنائے۔ کپتان رشبھ پنت (۱۶ رن) ۶ گیندوں پر ناٹ آؤٹ رہے۔ ۲۳۶ رن کے ہدف کے تعاقب میں گجرات ٹائٹنز کے اوپنرز سائی سدرشن اور شبھمن گل نے پہلے وکٹ کیلئے ۴۶ رن جوڑے۔ ۵ویں اوور میں ولیم اوروک نے ۱۶ گیندوں پر سائی سدرشن (۲۱رن) کو آؤٹ کرکے شراکت کا خاتمہ کیا۔ ۸ویں اوور میں اویس خان نے تیز رفتار اسکور کرنے والے کپتان شبھمن گل کو آؤٹ کرکے لکھنؤ کو دوسری کامیابی دلائی۔ گل نے ۲۰ گیندوں پر ۷ چوکوں کی مدد سے ۳۵ رن بنائے۔ گجرات کا تیسرا وکٹ ۱۰ویں اوور میں گرا جب جوس بٹلر ۱۸ گیندوں پر ۳۳ رن بنا کر رن آؤٹ ہوئے۔ انہیں آکاش سنگھ نے بولڈ آؤٹ کیا۔ اس کے بعد شرفین ردرفورڈ اور شاہ رخ خان نے شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور چوتھے وکٹ کیلئے ۸۲ رن جوڑے۔ گجرات نے اس وقت آسان جیت کی امیدیں گنوادیں جب ولیم اوروک نے ۱۷ویں اوور کی پہلی گیند پر شرفین ردرفورڈ کو آؤٹ کردیا۔ ۱۹ویں اوور میں اویس خان نے شاہ رخ خان کو آؤٹ کرکے گجرات کی میچ جیتنے کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ شاہ رخ خان نے ۲۹ گیندوں پر ۳ چھکوں اور ۵ چوکوں کی مدد سے ۵۷ رن بنائے۔ گجرات ٹائٹنس مقررہ ۲۰ اوورس میں ۹ وکٹ پر ۲۰۲ رن ہی بنا سکی اور ۳۳ رن سے میچ ہار گئی۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کی جانب سے ولیم نے ۳ وکٹ حاصل کئے۔ آیوش بدونی اور اویس خان نے ۲-۲ وکٹ لئے۔

مکول دیو 54 سال کی عمر میں انتقال کر گئے

سابق ماڈل اور اداکار مکول دیو 54 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ فوٹو اینڈ ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم انسٹاگرام پر مکول دیو کے بھائی راہول دیو نے اداکار کی موت کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مکول گزشتہ شب نئی دہلی میں چل بسے۔ سوگواروں میں ان کی ایک بیٹی، بھائی اور بھتیجا شامل ہیں، جبکہ ان کی آخری رسومات آج شام 5 بجے ادا کی جائیں گی۔ البتہ انہوں نے اداکار کی موت کی وجہ سے متعلق کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی۔ مکول دیو ہندی، پنجابی اور جنوبی بھارتی فلموں کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن میں اپنے کرداروں میں جان ڈالنے کیلئے شہرت رکھتے تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ساتھی فنکار اداکار وندو دارا سنگھ نے سوشل میڈیا پوسٹ میں مکول سے متعلق لکھا، ”آپ کے ساتھ گزارا ہوا وقت ہمیشہ ناقابل فراموش رہے گا۔ سن آف سردار 2 آپ کے ساتھ آخری پروجیکٹ رہے گا جس میں یقیناً آپ کا کردار ناظرین کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیرے گا اور انہیں خوب ہنسائے گا۔“ انہوں نے میڈیا کو مزید بتایا کہ اپنے والدین کی موت کے بعد مکول نے بامشکل اپنے آپ کو سنبھالا تھا، گزشتہ دنوں ان کی طبیعت کچھ ناساز رہی جس کی وجہ سے وہ اسپتال میں بھی داخل رہے۔ میں ان کے بھائیوں سے تعزیت کرتا ہوں۔ مکول ہمیشہ یادوں میں رہے گا۔ اور انہیں خوب ہنسائے گا۔“ انہوں نے میڈیا کو مزید بتایا کہ اپنے والدین کی موت کے بعد مکول نے بامشکل اپنے آپ کو سنبھالا تھا، گزشتہ دنوں ان کی طبیعت کچھ ناساز رہی جس کی وجہ سے وہ اسپتال میں بھی داخل رہے۔ میں ان کے بھائیوں سے تعزیت کرتا ہوں۔ مکول ہمیشہ یادوں میں رہے گا۔

والدہ کی موت نے میری ذات کا ہر پہلو بدل دیا، نیکول کڈمین

نئی دہلی: ہالی ووڈ اداکارہ نیکول کڈمین نے کہا ہے کہ والدہ کی موت نے میری ذات کے ہر پہلو کو بدل دیا ہے۔ 57 سالہ نکول کڈمین کی والدہ جینیل این کڈمین گزشتہ برس ستمبر میں 84 برس کی عمر میں چل بسی تھیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق نیکول کڈمین نے اپنے شو کے دوسرے سیزن کی ریلیز کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اداکارہ حالیہ برسوں میں کافی مصروف ہیں، مختلف پروجیکٹس اور ریلیز کے ساتھ انہیں ذاتی سانحے کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ حالیہ انٹرویو میں نکول کڈمین نے اپنی والدہ کی موت پر دل کھول کر بات کی اور بتایا کہ میں غم کے سفر پر ہوں، والدہ کی جدائی نے میری ذات کا ہر پہلو بدل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں والدہ سے ہر دوسرے یا تیسرے دن بات کرتی تھی، چاہے میں دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، صبح 5 بجے اٹھ کر چہل قدمی پر جاتی تو ان سے 1 گھنٹہ بات کرتی۔ ہالی ووڈ اداکارہ نے مزید کہا کہ میں والدہ سے متعلق بہت جذباتی ہوں، شرمندہ بھی کیونکہ میں نے اس معاملے پر بہت زیادہ بات کرلی ہے، اب کوشش ہے خاموش رہوں یا گفتگو صرف نجی زندگی تک رکھوں۔ نیکول کڈمین کو والدہ کی وفات کی خبر اُس وقت ملی جب وہ وینس فیسٹیول میں فلم بے بی گرل کے لیے بہترین اداکارہ کا ایوارڈ جیت چکی تھی، اُن کی جگہ ہار کیتارین نے ایوارڈ وصول کیا اور اُن کا تحریری بیان پڑھ کر سنایا۔ اس بیان میں اداکارہ نے کہا تھا کہ میں صدمے میں ہوں، مجھے اپنے خاندان کے پاس لوٹنا ہے، یہ ایوارڈ اپنی والدہ کے نام کرتی ہوں، میں شکرگزار ہوں، زندگی میں یہ موقع دل توڑ دینے والا ہے اور میرا دل ٹوٹ چکا ہے۔

آئی پی ایل: پنجاب کنگز کا مقصد ٹاپ 2 میں رہنا

نئی دہلی: پنجاب کنگز کا مقصد ۱۱ سال بعد انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۵ء کے پلے آف میں جگہ حاصل کرنے کے بعد ٹاپ ۲ میں جگہ بنانا ہے۔ فی الحال ٹیم تیسرے نمبر پر ہے اور اس کا مقصد کوالیفائر ون میں کھیلنے کیلئے ٹاپ ۲ میں جگہ بنانا ہے اور اس کے پاس فائنل تک پہنچنے کا موقع ہے۔ شریاس ائیر کی زیر قیادت پنجاب کنگز کا سامنا جے پور کے سوائی مان سنگھ اسٹیڈیم میں ۶۶ ویں میچ میں دہلی کیپٹلس سے مقابلہ ہوگا جو پہلے ہی پلے آف کی دوڑ سے باہر ہو چکی ہے اور اپنے مایوس کن سیزن کو شاندار طریقے سے ختم کرنا چاہے گی۔ دہلی نے گزشتہ میچ میں ممبئی انڈینز کے خلاف ایسا لگا تھا کہ کوشش ہی نہیں کی تھی۔ اس میچ میں وہ پنجاب کے خلاف اچھا کھیلتے ہوئے کامیابی کے ساتھ اپنے سیزن کا خاتمہ کرنے چاہے گی۔ پنجاب اس سیزن میں مسلسل سب سے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ٹیم رہی ہے، جس نے ۱۲ میچوں میں ۱۷ پوائنٹس حاصل کئے ہیں اور ۲ میچ باقی رہتے پلے آف میں جگہ یقینی کرلی ہے۔ ایئر نے آئی پی ایل ۲۰۲۵ء میں ۱۷۵ کے اسٹرائیک ریٹ سے ۴۳۵ رن بنائے ہیں، اس کے علاوہ پربھسمرن سنگھ (۴۵۸ رن) اور پریانش آریہ (۳۵۶ رن) کی مسلسل اچھی کارکردگی سے پنجاب کی بیٹنگ مضبوط ہوئی ہے۔ غیر ملکی کھلاڑیوں مارکس اسٹوئنس اور جوش انگلس کی واپسی سے ٹیم بیٹنگ اور بولنگ میں مزید مضبوط ہوئی ہے۔ بولنگ فارمیٹ میں تیز گیند باز عرشدیپ سنگھ نے اب تک ۱۶ وکٹ لے کر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اپنے آخری میچ میں ۲۲ رن دے کر ۳ وکٹ لینے والے اسپنر یزویندر چہل اور آل راؤنڈر ہرپریت برار نے متوازن بولنگ اٹیک کا مظاہرہ کیا ہے اور وہ کھیل کو کنٹرول کرنے کی کافی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسری طرف دہلی کیپٹلس نے اس سیزن میں مضبوط شروعات کے بعد جدوجہد کی ہے، اپنے آخری ۹ میچوں میں سے صرف ۲ جیتے ہیں اور پلے آف کی امیدیں کھو دی ہیں۔ ان کی بیٹنگ کا زیادہ تر انحصار کے ایل راہل پر ہے، جنہوں نے ۵۰۴ رن بنائے ہیں جبکہ ابھیشیک پورل اور اکشر پٹیل بھی کبھی کبھار ٹیم کیلئے کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ اہم گیند باز مشیل اسٹارک کی عدم موجودگی نے ان کا بولنگ اٹیک کمزور کردیا ہے، حالانکہ مستفیض الرحمان اور کلدیپ یادو نے اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی ہے۔ سوائی مان سنگھ اسٹیڈیم کی پچ سے توقع کی جاتی ہے کہ ابتدائی طور پر تیز گیند بازوں کے حق میں اچھا باؤنس اور تیز رفتار مدد فراہم کرے گی۔ گراؤنڈ اچھی اسکورنگ کیلئے جانا جاتا ہے، خشک اور گرم موسم بھی بلے بازوں کیلئے موافق حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔

اشعب عرفان نے ساؤتھ آسٹریلین اوپن اسکواش چیمپئن شپ جیت لی

نئی دہلی: اشعب عرفان نے ساؤتھ آسٹریلین اوپن اسکواش چیمپئن شپ جیت لی۔ ایونٹ کے فائنل میں ٹاپ سیڈ اشعب عرفان نے ملائیشیا کے ڈیلن لی کو شکست دی۔ ملائیشین پلیئر کے خلاف اشعب عرفان نے بغیر کوئی گیم ڈراپ کیے کامیابی حاصل کی۔ پاکستانی پلیئرز کی جیت کا اسکور 11-8، 12-10 اور 11-9 رہا۔ ایڈیلیڈ میں ہونے والی ساؤتھ آسٹریلین اوپن اسکواش کی مجموعی انعامی رقم 9 ہزار ڈالرز تھی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,